مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ختم نبوة

کراچی

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی جریدہ

اُدْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً

کیا کھویا کیا پایا ؟

جلد ۴ - شمارہ ۹

یوم آزادی

...تاخان رسول کا انجام

...وکیل کا دوسرا خط اور اس کا جواب

...نواز بھٹو کی موت

...پردہ تماشا کیا ہے

عیدِ وطن

مسلم غازی

چپّے وطن میں ہر لحظہ اک جشن کا سماں ہے
چہرے دمک رہے ہیں ہر ایک شاداں ہے
ہر ذرہ اس وطن کا صد رشکِ گلستاں ہے
اہل وطن کو اس کے دشت و چمن مبارک
عید وطن مبارک، عید وطن مبارک

صد شکر اس خدا کا جس نے وطن دیا ہے
اقوام کی صفوں میں اونچا ہمیں کیا ہے
یہ فضل ہے اسی کا یہ اس کی ہی عطا ہے
آہوئے حریت کو دشت و ختن مبارک
عید وطن مبارک، عید وطن مبارک

ہر دن ہے اس کا روشن، ہر رات ہے سہانی!
اس کی حسین شامیں مخمور و ارغوانی!
دیتی ہیں اس کی صبحیں پیغام جاودانی
ہیں پُر بہار اس کے سرو و سمن مبارک
عید وطن مبارک، عید وطن مبارک

اے ارضِ پاک روشن کتنی تری جبیں ہے
شاداب تیرے گلشن تو کس قدر حسیں ہے
چشموں کا تیرے پانی صد رشکِ انگبیں ہے
روشن ہیں آج تیرے کہسار و بن مبارک
عید وطن مبارک، عید وطن مبارک

دنیا کی رفعتوں سے اونچا ہے تیرا پرچم
ہے مہرباں تجھ پر وہ خالقِ دو عالم!
دنیا کی وسعتوں میں چرچا ہے تیرا ہر دم!
ہیں پُر شکوہ تیرے کوہ و دمن مبارک
عید وطن مبارک، عید وطن مبارک

اے اہل دل یہ لمحہ کس درجہ خونچکاں ہے
توپوں کی گھن گرج ہے دنیا دھواں دھواں ہے
ہر سمت سسکیاں ہیں ہر سمت اک فغاں ہے
غنچوں کو اب نہیں ہے صحنِ چمن مبارک
عید وطن مبارک، عید وطن مبارک

انسان ہی کے ہاتھوں انسان جل رہا ہے
اپنا ہمارے آگے سامان جل رہا ہے
شعلے برس رہے ہیں لبنان جل رہا ہے
مصروفِ جنگ ہیں اپنے وہ سیم تن مبارک
عید وطن مبارک، عید وطن مبارک

دنیا سبق اب ان کی قربانیوں سے سیکھے!
میدانِ جنگ کی شعلہ سامانیوں سے سیکھے!
آداب زندگی کے افغانیوں سے سیکھے!
محوِ جہاد ہیں وہ شعلہ بدن مبارک
عید وطن مبارک! عید وطن مبارک

آزادیٔ وطن کے زینے پہ چڑھ رہے ہیں!
میدان حریت میں آگے وہ بڑھ رہے ہیں
صد آفریں ہے اُن پر تنہا جو لڑ رہے ہیں
قربان کر رہے ہیں وہ جان و تن مبارک
عید وطن مبارک، عید وطن مبارک

دشمن کے اب عزائم شر و فساد کے ہیں
ہم بھی مٹانے والے ظلم و عناد کے ہیں
اب قوم کے لبوں پہ نعرے جہاد کے ہیں
یہ عزم جاں سپاری یہ بانکپن مبارک
عید وطن مبارک، عید وطن مبارک

وہ خطہ مبارک جس کی بنا ہو ایماں
آئینِ زندگی ہو جس مملکت کا قرآں
کیوں جان و دل نہ ہوں پھر ایسے وطن پہ قرباں
یہ لمحۂ مسرت اے مرد و زن مبارک
عید وطن مبارک، عید وطن مبارک

آزادیٔ وطن کے اس لمحۂ حسیں میں
اک جشن کا سماں ہے اس پاک سرزمیں میں
پیدا ہوئی ہے قوت اب قوم کے یقیں میں
اہل وطن کو غازیؔ عید وطن مبارک
عید وطن مبارک، عید وطن مبارک

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ختم نبوت

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن یعقوب باوا

۱۹ تا ۲۵ ذیقعدہ ۱۴۰۵ھ
مطابق
۹ تا ۱۵ اگست ۱۹۸۵ء

زیر سرپرستی
حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم سجادہ نشین
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمٰن — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر — مولانا بدیع الزمان
مولانا منظور احمد الحسینی

بدل اشتراک

سالانہ ۷۰ روپے — ششماہی ۴۰ روپے
سہ ماہی ۲۰ روپے
فی پرچہ : ۲ روپے

رابطہ دفتر

مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون نمبر :- ۷۱۱۶۷۱

اس شمارے میں

۱۔ خصائل نبوی — ۱
۲۔ ابتدائیہ — ۵
۳۔ آپ فقط نبی ہی نہیں بلکہ خاتم النبیین — ۷
۴۔ گستاخ رسول — ۹
۵۔ مرو ٹیکس — ۱۱
۶۔ عظیم الشان کنونشن — ۱۳
۷۔ قادیانی دلیل کا جواب — ۱۷
۸۔ عیسائیت کیا ہے ؟ — ۲۰
۹۔ مولانا رشید احمد گنگوہی — ۲۱
۱۰۔ اخبار ختم نبوت — ۲۳

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد/راولپنڈی	عبدالرؤف جتوئی
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب
لاہور	ملک کریم بخش
فیصل آباد	مولوی نقیر محمد
سرگودھا	ایم اکرم طوفانی
ملتان	عطاء الرحمٰن
بہاولپور	ذبیح فاروقی
لیہ/کروڑ	حافظ خلیل احمد ارائیں
پشاور	نورالحق نور
مانسہرہ/ہزارہ	سید منظور احمد آسی
ڈیرہ اسماعیل خان	ایم شعیب گنگوہی
کوئٹہ	نذیر تونسوی
حیدرآباد سندھ	نذیر بلوچ
کنڈی	ایم عبدالواحد
سکھر	ایچ غلام محمد
ٹنڈو آدم	حماد اللہ عرف ولی اللہ

بیرون ملک نمائندے

کنیڈا	آفتاب احمد	ناروے	غلام رسول
ٹرینیڈاڈ	اسمٰعیل ناخدا	افریقہ	محمد زبیر افریقی
برطانیہ	محمد اقبال	ماریشش	ایم اخلاص احمد
اسپین	راجہ حبیب الرحمٰن	ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ
ڈنمارک	محمد ادریس	بنگلہ دیش	محی الدین خان

بدل اشتراک : برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپے
کویت، اومان، شارجہ، دوبئی، اردن اور شام	۲۳۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۲۷۰ روپے
افریقہ	۳۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

عبدالرحمٰن یعقوب باوا نے کلیم المحسن نقوی انجمن پریس کراچی سے چھپوا کر A/29 سائرہ مینشن ۱۶یم اے جناح روڈ کراچی سے شائع کیا۔

خصائل نبوی ؐ

ان روایات کا ذکر جو

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر کے بارہ میں وارد ہوئی ہیں

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ تعالیٰ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس قسم کے بستر پر آرام فرماتے تھے وہ ان روایات سے معلوم ہوگا جو مصنف ؒ نے اس میں ذکر فرمائی ہیں اور ہم امتیوں کے قالینوں اور فرشوں کا کیا حال ہے وہ نگاہوں کے سامنے ہے۔ مصنف ؒ نے اس باب میں دو حدیثیں ذکر فرمائی ہیں۔

۱۔ حدثنا علی بن حجر حدثنا علی بن مسھر عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت انما کان فراش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی ینام علیہ من ادم حشوہ لیف

۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سونے اور آرام فرمانے کا بستر چمڑے کا ہوا تھا جس میں کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوئی تھی۔

فائدہ: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر کبھی چمڑہ کا ہوتا تھا جیسا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کبھی صرف ٹاٹ کا جیسا کہ دوسری حدیث میں آرہا ہے کبھی صرف بوریا ہوتا تھا۔ متعدد احادیث میں یہ مضمون وارد ہے کہ صحابہ کرام جب نرم بستر بنانے کی درخواست کرتے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے مجھے دنیا کی راحت و آرام سے کیا کام۔ میری مثال اس راہگیر کی سی ہے جو چلتے چلتے راستہ میں ذرا آرام لینے کے لیے کسی درخت کے سایہ کے نیچے بیٹھ گیا ہو اور تھوڑی دیر بیٹھ کر آگے چل دیا ہو۔ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ ایک انصاری عورت آئیں انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر دیکھا کہ عبا بچھا ہوا ہے۔ انہوں نے واپس جا کر ایک بستر تیار کیا جس کے اندر اون بھری ہوئی تھی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے میرے پاس بھیج دیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اس کو رکھا ہوا دیکھ کر دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے میں نے عرض کیا کہ فلاں انصاری عورت آئی تھیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر دیکھ کر یہ بنا کر بھیجا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کو واپس کر دے۔ مجھے وہ اچھا معلوم ہوتا تھا۔ اس لیے دل نہ چاہتا تھا کہ واپس کروں مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اصرار فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ واللہ اگر میں چاہوں تو حق تعالیٰ شانہ میرے لیے سونے اور چاندی کے پہاڑ چالو کر دیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر میں نے اس کو واپس کر دیا۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک بوریے پر آرام فرما رہے تھے۔ جس کے نشانات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن اطہر پر ظاہر ہو رہے تھے۔ میں یہ دیکھ کر رونے لگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا بات ہوئی کیوں رو رہے ہو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ قیصر و کسریٰ تو ریشم اور مخمل کے گدوں پر سوئیں اور آپ اس بوریے پر۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رونے کی بات نہیں۔ ان کے لیے دنیا ہے ہمارے لیے آخرت ہے۔ حضرت عمر ؓ کے ساتھ بھی ایک مرتبہ اس قسم کا واقعہ پیش آیا کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسی نوع کے سوال و جواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئے جس کا مفصل قصہ بخاری شریف میں ہے۔

۲۔ حدثنا ابو الخطاب زیاد بن یحیی البصری حدثنا عبد اللہ بن میمون حدثنا جعفر بن محمد عن ابیہ قال سئلت عائشۃ ما کان فراش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتک قالت من ادم حشوہ من لیف وسئلت حفصۃ ما کان فراش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتک قالت مسحا نثنیہ ثنیتین فینام علیہ فلما کان ذات لیلۃ قلت لو ثنیتہ اربع ثنیات کان اوطأ لہ فثنیناہ باربع ثنیات فلما اصبح قال ما فرشتمونی اللیلۃ قالت قلنا ھو فراشک الا انا ثنیناہ باربع ثنیات قلنا ھو اوطأ لک قال ردوہ لحالتہ الاولی فانہ منعتنی وطاءتہ صلوتی اللیلۃ۔

۲۔ امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ ؓ سے کسی نے پوچھا کہ آپ ؓ کے یہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر کیسا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ چمڑا کا تھا۔ جس کے اندر کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوئی تھی۔ حضرت حفصہ ؓ سے کسی نے پوچھا کہ آپ ؓ کے گھر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر کیسا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ ایک ٹاٹ تھا جس کو دوہرا کر کے ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے بچھا دیا کرتے تھے۔ ایک روز مجھے خیال ہوا کہ اگر اس کو چوہرا کر کے بچھا دیا جا

باقی صہ ۱۳ پر

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

یوم آزادی ـــــ کیا کھویا کیا پایا

۱۴ اگست ہمارے ملک کا یوم آزادی ہے۔ جسے ہم سرکاری عمارات پر چراغاں کرکے، کچھ تقریبات منعقد کرکے اور ریڈیو، ٹی وی پر چند خصوصی پروگرام یا تقریریں نشر کرکے گذار دیتے ہیں۔ اس موقعہ پر کوئی شخص بھی یہ نہیں سوچتا کہ جن مقاصد کیلئے ہم نے یہ خطۂ زمین حاصل کیا۔ جس کے لیے لاکھوں مسلمانوں نے آگ اور خون کا دریا عبور کیا۔ اپنی عزت و ناموس کو قربان کیا۔ ننھے منے معصوم بچوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے ذبح کرایا۔ پشت ہا پشت سے وراثت میں منتقل ہونے والی زرخیز اور سونا اگلنے والی زمینوں اور قیمتی جائدادوں کو ہندوؤں اور سکھوں کے حوالے کیا۔ کیا وہ مقصد حاصل کرلیے ہیں اور اگر نہیں کیے تو کیوں؟

بدقسمتی سے جب پاکستان قائم ہوا اس وقت بابائے قوم بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح اپنی عمر کے آخری سالوں سے گذر رہے تھے۔ اس کے تھوڑے عرصہ بعد وہ دنیا سے تشریف لے گئے۔ جس کی وجہ سے ملک کے اقتدار کی باگ ڈور ملحد اور بے دین قسم کے افراد کے ہاتھوں میں آگئی، چوہدری ظفر اللہ قادیانی جیسے مرتد اس ملک کے سیاہ و سفید کے مالک بن گئے۔ اور ملک کے کلیدی عہدوں پر انتہائی خفیہ منصوبہ بندی کے تحت قبضہ کرکے لوٹ کھسوٹ کا سلسلہ شروع کردیا، ملک کی زرخیز زمینیں اور قیمتی جائیدادیں ہتھیالیں اور قادیانی جماعت اسی انداز سے رفتہ رفتہ قدم اٹھانے لگی جس طرح یہودیوں نے فلسطین پر قبضہ کیا تھا۔

اللہ تعالیٰ کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے علمائے حق کی قبروں پر جنہوں نے اس قادیانی سازش کو بھانپ لیا تھا۔ اور پاکستان کے اندر اسرائیل کی طرز پر ایک "مرزائیل" بننے کی بو سونگھ لی تھی اسی لیے انہوں نے تمام مکاتب فکر کے اکابر علماء کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا جس کے نتیجے میں ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت چلی ـــــ اس تحریک میں صرف لاہور شہر میں دس ہزار مسلمانوں کو شہید کیا گیا۔ لاہور کے کوچہ و بازار شہیدانِ ختم نبوت کی لاشوں سے اٹ گئے، سڑکیں خونِ شہدا سے لالہ زار ہوگئیں۔ لاکھوں مسلمان کو جیل کی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں محبوس رکھا گیا یہ تحریک ناموس رسالت اور عقیدۂ ختم نبوت ہی کے تحفظ کی تحریک نہ تھی بلکہ یہ پہلی "پاکستان بچاؤ" تحریک بھی تھی۔

یہاں کے غیور مسلمانوں نے پہلی قربانی اس وقت دی جب غیر ملکی تسلط کے لیے پورے برصغیر میں تحریک آزادی زوروں پر تھی۔ اس وقت برطانوی درندوں نے جو ظلم و ستم ڈھائے وہ تاریخ کا ایک بھیانک باب ہے۔ اس کے بعد ۱۹۴۷ء میں جب پاکستان قائم ہوا تو اس وقت ہندو درندوں نے اور سکھوں نے جو قتل و غارت گری اور لوٹ مار مچائی اور لاکھوں مسلمانوں کو شہید کیا یہ بھی ایک ناقابلِ بیان اور دلخراش داستان ہے۔ تیسری مرتبہ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس اور وطن عزیز پاکستان کے تحفظ کے لیے قربانیاں دیں۔

آزادی سے قبل مدمقابل انگریز، ہندو اور سکھ تھے۔ جب کہ آزادی کے بعد ایک انگریز کی ساختہ پرداختہ، خود کاشتہ قادیانی جماعت کو تحفظ دینے کے لیئے خود مسلمان حکمران اپنے مسلمان عوام کے مدمقابل آکھڑے ہوتے۔ اور اپنے ہی مسلمان بھائیوں کا خون بہایا۔

ان حالات کی وجہ سے عوام اور حکمرانوں کے درمیان بے اعتمادی کی فضا پیدا ہوگئی اور اسلامی مملکت کا جو خواب مسلمانوں نے دیکھا تھا۔ وہ پورا نہ ہوسکا، ملک میں سیاسی ابتری نے جنم لیا، کرسیوں کی کشاکش کی وجہ سے حکومتیں بنتی اور ٹوٹتی رہیں، عوام کی جان و مال، عزت و آبرو غیر محفوظ ہوگئی، فرقہ وارانہ جھگڑے اور فسادات رونما ہوتے۔ آزادی کی دولت جو ہمیں بے شمار قربانیوں اور بے مثال جد وجہد کے بعد حاصل ہوئی تھی وہ آپس کی تو تکار، تھکا فضیحتی اور ملک کے اندر پلنے والے مار آستین گروہوں، اور قادیانیوں جیسے غیر ملکی ایجنٹوں کی سازشوں کی وجہ سے ہمارے ہاتھوں سے نکل گئی۔

آزادی بلاشبہ ایک نعمت ہے اس کا احساس انسانوں ہی میں نہیں جانوروں میں بھی پایا جاتا ہے۔ کسی جانور کو بند کردیا جائے یا کھونٹے کے ساتھ باندھ دیا جائے تو وہ بھی باہر نکلنے اور رسے تڑوا کر آزادی حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس لیے ہمیں اس آزادی کی جو ہمیں وطن عزیز پاکستان کی صورت میں حاصل ہے قدر کرنی چاہیے ـــــــــ مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے بعد پاکستان کا صرف ایک حصہ یا بازو ہمارے پاس رہ گیا۔ اس کی حفاظت کرنا یہ حکمرانوں اور عوام دونوں کی ذمہ داری ہے۔

عوام اپنے باہمی اتحاد سے اور حکمران اس کی سرحدات کی حفاظت اسلام کے عادلانہ نظام حیات کے نفاذ اور قادیانیوں جیسے غیر ملکی ایجنٹوں کی سرگرمیوں پر پابندی لگا کر ہی باقی رکھ سکتے ہیں ـــــــــ اگر ہم قیام پاکستان کے اصل مقصد سے انحراف کرتے ہیں۔ تو پھر ہمیں یہ بات یاد رکھ لینی چاہیے کہ یہ چراغاں کرنا، یہ تقریبات منعقد کرکے گلچھڑے اڑانا اور ریڈیو، ٹی وی پر خصوصی پروگرام نشر کرنا جہاں قومی خزانے کا ضیاع ہے۔ وہاں یہ ان شہداء کے خون سے سراسر غداری ہے جن کا خون اس وطن عزیز پاکستان کی بنیادوں میں رچا بسا ہوا ہے۔

حضرت امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ نے فرمایا

پاکستان ہم نے ہزاروں بہن بیٹیوں کی عصمتیں، لاکھوں کڑیل نوجوانوں کا مچلتا ہوا خون پیش کر کے حاصل کیا ہے۔ ساڑھے تیرہ سو سال کی انسانی تاریخ اٹھاکر دیکھ لو۔ کوئی سودا اتنا مہنگا نہیں چکایا گیا لیکن اب اس کی حفاظت اسی طرح کرنی ہوگی جس طرح بیش بہا قیمتی قربانیاں دے کر حاصل کیا ہے۔ اس کے مقابلے میں اگرچہ بوڑھا ہوچکا ہوں۔ لیکن باطل کو سرنگوں کرنے کے لیے میری رگوں میں اب بھی جوان خون دوڑ رہا ہے!

(روزنامہ آزاد لاہور یکم اکتوبر ۱۹۵۱ء)

حضرت قاری محمد طیبؒ کی تقریر کا ایک حصہ ۔

مرتبہ
محمد ادریس ہوشیارپوری

آپؐ فقط نبی نہیں بلکہ خاتم النبیین بھی ہیں — !

چونکہ آپؐ خاتم الانبیاء ہیں اس واسطے اخلاق میں بھی خاتم الاخلاق ہیں کہ اخلاق کا وہ درجہ دوسرے انبیاء علیہم السلام کو نہیں دیا گیا جو آپؐ کو دیا گیا، علم کا جو درجہ انبیاء کو دیا گیا اس سے دوگنا چوگنا آپؐ کو دیا گیا آپؐ کا جو مقام علم ہے ۔ وہ مقام دوسرے انبیاء علیہم السلام کو نہیں دیا گیا ۔ جو مقام آپؐ کے احوال کا ہے ۔ وہ دوسرے انبیاء کو نہیں دیا گیا ، اس لئے اور انبیاء نبی تھے آپؐ فقط نبی نہیں تھے بلکہ خاتم النبیین تھے ۔

خاتم النبیین کا مطلب

اور خاتم النبیین کا مطلب یہ ہے ۔ کہ نبوت علم اور اخلاق کے جتنے مراتب ہیں وہ آپ کی ذات بابرکات کے اوپر ختم ہو چکے ہیں ۔ آپؐ سارے کمالات کے منتہٰی ہیں ۔ سب کمالات کی انتہاء آپؐ کی ذات پر آکر ہو گئی تھی ۔ گویا اب کوئی درجہ نبوت کا باقی نہیں رہا تھا کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی آئے اور اس درجہ کو لے کر چلائے اور تبلیغ کرے ۔ آپ کی ذات بابرکات کے اوپر سارے مراتب ختم کر دیئے گئے اس لئے آگے نہ نبوت کی ضرورت تھی نہ شریعت کی ضرورت تھی تو آپؐ کا دین خاتم الادیان تھا ۔ آپؐ کی لائی ہوئی کتاب خاتم الکتب تھی آپ کی لائی ہوئی شریعت خاتم الشرائع تھی آپؐ کی ذات خاتم الانبیاء تھی تو ہر چیز کا انتہائی مقام آپ کو عطا کیا گیا تھا علم کا اخلاق کا کمالات کا ختم نبوت کیوجہ سے کیوں کہ نبوت ختم ہو چکی تھی آپؐ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں تھا ۔

ممکن ہے کوئی شخص یہاں شبہ کرے کہ ختم نبوت نبوت ختم ہو چکی آپؐ کے اوپر آگے کوئی نبی نہیں تو نبوت تو سب سے بڑی رحمت ہے ۔ آپؐ کو رحمت بنا کر بھیجا گیا تھا تو ہزاروں نبی آپ کے بعد آنے چاہیئے تھے مگر معاذ اللہ آپؐ تو رحمت نہیں ، زحمت بن گئے کہ نبوت جیسی رحمت کا دروازہ ہی بند ہو گیا کہ نبی آنے ختم ہو گئے ۔ تو یہ رحمت کہاں ہوئی معاذ اللہ یہ تو زحمت ہو گئی ۔ اس لئے آپ کے رحیم ہونے کا تقاضا ہے ۔ کہ نبوت کا دروازہ کھلا رہے ۔ اور آپؐ کے بعد ہزاروں نبی آنے چاہیئے — بعض ایسے لوگوں نے جو خود چاہتے تھے کہ ہم نبی بن جائیں مگر بن نہیں سکے اتفاق سے دعوے بھی بہت کچھ کئے مگر نبوت بھیجی نہیں قطع نظر اس سے کہ ختم ہو چکی تھی مل نہیں سکتی تھی ۔ وہ ان کی ذات پہ بھیجی ہی نہیں جیسے بعض لوگ ٹوپی اوڑھ لیتے ہیں اور ان کو اچھی نہیں لگتی تو بعض چہرہ تو اتنا خوبصورت ہوتا ہے کہ کوئی لباس پہن لیں پھب جاتا ہے ۔ اور بعض ایسا بھدا کہ لباس بھی اس کے اوپر بھدا ہو جاتا ہے ۔ تو قطع نظر ختم ہونے یا نہ ہونے کے ان کی ذات پر بھیجی نہیں اور چسپاں نہ ہو سکی ۔ مگر انہوں نے نبوت کے دعوے کرنے کے لئے یہ شبہ پیدا کیا کہ نبوت عظیم رحمت ہے ۔ اور جو نبوت کا دروازہ بند کر دے وہ رحمت کہاں رہا ؟ وہ تو زحمت بن گیا تو دروازہ کھلا رہنا چاہیئے ۔ نبی آتے رہنے چاہئیے یہ شبہ ممکن ہے ۔ کسی کے ذہن میں ہو یا ڈالا جائے اس کا جواب عرض کرتا ہوں ۔

جواب کا حاصل یہ ہے ۔ کہ ختم نبوت کا معنیٰ قطع نبوت کا نہیں کہ نبوت قطع ہو گئی دنیا سے منقطع ہو گئی ۔ ختم نبوت کے معنیٰ تکمیل نبوت کے ہیں یعنی نبوت کامل ہو گئی اور چیز کے کامل ہونے کے بعد کوئی درجہ باقی نہیں رہتا ہے کہ وہ آئے ۔

اس کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے رات کا وقت ہے اور ستارے چمکنے شروع ہو گئے غروب کے بعد ایک چمکا ، دوسرا ، تیسرا ، ہزار ، لاکھ ، کروڑ ، دس کروڑ ، سارا آسمان جگمگا اٹھا ، آسمان ستاروں سے بھرا ہوا ہے اور چاند بھی نکلا ہوا ہے تو چاند ستارے نور پھیلا رہے ہیں لیکن رات نہیں جاتی دن نہیں ہوتا ہے رات کی رات سب نے مل کر کتنی روشنی دی مگر رات موجود ہے ۔ رات نہیں جاتی آفتاب کے آنے کا جب وقت ہوا تو نکلا نہیں ۔ پو پھٹی تھی بس صبح صادق نے اطلاع دی کہ آفتاب آ رہا ہے ۔ بس خبر آئی تھی کہ اندھیرا غائب ہونا شروع ہوا اور دنیا میں چاندنا ہوا ایک ہی ستارے نے آکے سارے جہاں کو چمکا دیا ۔ — یعنی وہ تو لاکھوں کروڑوں مل کر روشنی ڈال رہے تھے مگر رات کو زائل نہیں کر سکے ، دھکا نہیں دے سکے رہی رات کی رات —— اور ایک ستارہ نکلا اس نے آکے ساری رات کو دھکیل دیا پورے عالم میں چاندنا ہو گیا ، —— اگر آفتاب یوں کہے کہ انا خاتم الانوار میں نے سارے انوار کو ختم کر دیا

ساری انوار میری ذات پر ختم ہیں۔ میرے آنے کے بعد اب کسی ستارے کی ضرورت نہیں اور نہ اب کوئی نیا ستارہ آنے والا ہے اس لئے کہ میں اتنا کامل نور لے کے آیا ہوں اب کسی ستارے کی حاجت نہیں جو موجود تھے بھی ان کا نور بھی ماند پڑ گیا، ان کے نور بھی غائب ہو گئے اب وہ نمایاں ہونے کے قابل نہیں ہیں۔ تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آفتاب نے ستاروں کا نور چھین لیا ہے۔ وہ تو منور ہیں مگر آفتاب کی تیزی اور چمک کے سامنے ان کی چمک ماند ہے وہ نظر بھی نہیں آتے۔ اسے وقت میں آفتاب یوں کہے کہ انا خاتم الانوار، میں ہوں خاتم الانوار سارے انوار اور چمکیں مجھ پر ختم ہو گئیں اس کے معنی یہ ہوں گے اب نور کا کوئی ایسا درجہ باقی نہیں ہے کہ اب کوئی اور ستارہ آئے اور نور پھیلائے اب مغرب کے وقت تک میں اکیلا ہی کافی ہوں کسی ستارے کے آنے کی ضرورت نہیں ہے ——— ہاں یہ دن ہی ختم ہو جائے یہ جہاں ہی ختم ہو جائے یہ بات الگ ہے۔ لیکن جب تک یہ دن موجود ہے کسی ستارے کی حاجت نہیں ہے۔ اس لئے کہ انوار میری ذات کے اوپر ختم ہو گئے تو گویا آفتاب کے خاتم الانوار کہنے کا یہ مطلب ہو گا کہ نور ختم ہو گیا، نور مٹ گیا دنیا سے اندھیرا چھا گیا، یا یہ مطلب ہو گا نور کے ختم ہونے کا کہ نور کے مراتب ختم ہو گئے کامل ہو گئے اب کسی دوسرے ستارے کے آنے کی ضرورت نہیں، دوسری چمک کی حاجت نہیں ہے ختم انوار کے معنی قطع انوار کے نہیں بلکہ تکمیل انوار کے ہیں کہ نور کامل ہو گیا اب کسی اور نور کی ضرورت نہیں ہے۔

آفتاب نبوت کا طلوع

اسی طرح سمجھیئے کہ نبوت ایک آسمان ہے سب سے پہلے نور کا ستارہ حضرت آدم علیہ السلام چمکا اور اس نے آگے نور پھیلایا، اس کے بعد نوح علیہ السلام کے نور کا ستارہ چمکا پھر حضرت ہود علیہ السلام کا، پھر حضرت صالح علیہ السلام کا اور ثم ارسلنا رسلنا تترا پھر پے بہ پے انبیاء علیہم السلام آنے شروع ہو گئے۔ ابراہیم علیہ السلام آ رہے ہیں، موسیٰ علیہ السلام آ رہے ہیں پھر موسیٰ علیہ السلام کے بعد ہزاروں پیغمبر بنی اسرائیل میں سے آ رہے ہیں، گویا آسمان نبوت ستاروں سے بھر گیا دنیا میں چاند نہ ہوا، یعنی دن نہ نکلا، رہی رات کی رات ——— پھر فاران کی چوٹیوں سے صبح صادق علیہ السلام کا طلوع ہوا اس سے خبر دی کہ آفتاب نبوت آنے والا ہے ابھی آیا نہیں تھا، خبر آئی تھی کہ دنیا میں چاند ناچھپنا شروع ہوا ستارے گل ہونا شروع ہو گئے اور آفتاب نے نکلتے ہی کا اعلان کیا کہ اب میں آ چکا ہوں۔ اب کسی ستارے کی حاجت نہیں ہے۔ میرا نکلنا ہی کافی ہو گا، پوری دنیا کے لئے اب میں کافی ہوں۔ نبوت ختم ہو گئی یعنی مراتب نبوت میری ذات پر منتہی ہو گئے، کامل ہو گئے، اس کو پھیلانے کی اب کوئی وجہ باقی نہیں اب کسی کو نبی بنا کر نہیں لایا جائے گا اب میری نبوت غروب آفتاب تک کام کرے گی یہاں تک کہ صبح قیامت کا طلوع ہو جائے اور یہ دن ختم ہو جائے ——— اس کے بعد اللہ کو اختیار ہے دنیا بنائے یا نہ بنائے یا سب کو جنت میں رکھے، مگر جب تک یہ دنیا قائم ہے میں آفتاب ہوں میرا نور کافی ہے میرے بعد بڑے بڑے لوگ آئیں گے مگر میری نبوت کا ہی نور ان کے رحمت سے چمکے گا۔

انوار نبوی کے ظہور کی صورتیں

مجددین آئیں گے تو ان کے راستے میری نبوت کا نور ظاہر ہو گا، فقہاء آئیں گے، ابو حنیفہؒ آئیں گے، جنیدؒ شبلیؒ اور بایزید بسطامیؒ ——— ان کی ذات کا کوئی نور نہیں ہو گا میری ہی نبوت کا نور چمکے گا، کسی طبقے سے میرے علم کا نور نمایاں ہو گا، کسی طبقے سے میرے اخلاق کا نور نمایاں ہو گا سب میرے انوار کو ظاہر کریں گے۔ اور ایک میری نبوت قیامت تک کافی ہو گی، اس کے لئے آئینے آتے رہیں گے۔ اس میں سے وہ نور چھنتا رہے گا چمکتا رہے گا، دنیا کو روشنی ملتی رہے گی۔ نبوت کی اس لئے ضرورت نہیں کہ نبوت کے سارے درجات میرے اوپر ختم ہو گئے تو یہاں ختم نبوت کا یہ معنی لینا کہ نبوت کا دروازہ بند ہو گیا یہ دنیا کو دھوکہ دینا ہے۔ نبوت مکمل ہو گئی، وہی کام دے گی قیامت تک نہ یہ کہ منقطع ہو گئی، دنیا میں اندھیرا پھیل گیا، نہ علم رہا، نہ اخلاق رہے تو یہ معنی نہیں لیا اس لئے دھوکے میں نہ پڑا جائے ختم نبوت کے معنی قطع نبوت کے نہیں بلکہ کمال نبوت اور تکمیل نبوت کے ہیں آپؐ خاتم النبیین ہیں یعنی آپؐ پر مراتب نبوت ختم ہو گئے، اب جتنے بھی مجدد آئیں گے، آئمہ آئیں گے، صلحاء و شہداء آئیں گے، مجاہدین آئیں گے۔ سب کے اندر ایک ہی نور کام کرے گا سب پیکر ہوں گے۔ ان پیکروں سے نور ظاہر ہو گا ہوں گے وہ کمالات نبوت۔ تو گویا ایک ذات اللہ نے ایسی پیدا کی کہ اس کے انوار و برکات سے پچھلوں کو نبوتیں ملتی چلی گئیں اگلوں کو ولایتیں ملتی چلی گئیں۔ پہلے نبی بنتے گئے، بعد والے ولی بنتے چلے گئے تو ولایت بھی وہیں سے چلی، نبوت بھی وہیں سے چلی تو اللہ کی طرف سے آپؐ ایک نکتہ خیر ہیں کہ پچھلے انبیاء کی نبوتیں درحقیقت آپؐ کی نبوت سے مستفیض ہیں آپؐ کی نبوت سے فائدہ اٹھاتے رہے اور اگلے آنے والے لوگ ولی، مجدد اور محدث آپؐ کے کمالات سے بنتے گئے۔

آپ کی نبوت میں درجہ کمال کیوں ہے

یہ کیسے؟ فلاسفہ کہتے ہیں کہ آفتاب کا ہی نور درحقیقت ستاروں میں کام کرتا ہے۔ چاند میں اپنا ذاتی نور نہیں ہے۔ ستاروں میں اپنا نور نہیں ہے۔ ان کا کمال یہ ہے کہ وہ اس ذات سے مستفیض ہیں، آفتاب کا جہاں مقابلہ ہوا ان میں چمک

باقی صفحہ ۱۳ پر

باقی صفحہ ۱۳ پر

حاصل مطالعہ

حافظ خلیل احمد کروڑ

گستاخانِ رسولؐ اور انکا انجام

صحابہ کرامؓ نے گستاخان رسولؐ کو قتل کر کے ثابت کیا کہ سرکار دو عالمؐ کا گستاخ اس دھرتی پر رہنے کا حق دار نہیں

حضور تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جہاں آپؐ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت بے مثال تھا وہاں آپ کے بعض مخالفین کی مخالفت بھی انتہا اور عروج پر تھی آپؐ کے راستے میں کانٹے بچھانا، نماز کی حالت میں اونٹ کی گندی اوجھڑی آپؐ کے جسم اطہر پر ڈالنا، کوڑے کرکٹ سے آپ کے جسم پاک کو آلودہ کرنا، آپ کو گالیاں دینا آپ کی ہجو میں اشعار لکھ کر آپؐ کی توہین اور گستاخی کرنا یہ اس وقت کے مشرکوں اور یہودیوں کا شیوہ تھا ان میں سے امیہ بن خلف، فرعون ہذہ الامت ابوجہل بن ہشام، عصماء یہودیہ، کعب بن اشرف، ابورافع یہودی اور ابی بن خلف نامور گستاخان رسول ہوئے ہیں جنہیں ان کی گستاخیوں کی سزا صحابہ کرامؓ نے انہیں قتل کر کے دی اور اپنے عمل سے ثابت کر دیا کہ جو بدبخت بھی حضورؐ کی شان میں گستاخی کرے خواہ اس کا تعلق کسی مذہب، کسی گروہ، کسی طبقے سے کیوں نہ ہو اور خواہ وہ کتنا ہی با اثر کیوں نہ ہو اس کی سزا صرف قتل ہے ذیل میں مذکورہ گستاخان رسول کی داستان اور ان کا انجام تاریخ اسلام سے جمع کر کے پیش کیا جارہا ہے۔

اُمیّہ بن خلف

امیّہ بن خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شدید ترین دشمنوں میں سے تھا جس وقت جنگ بدر کا کوئی وہم و گمان بھی نہ تھا اس وقت سعد بن معاذ کی زبانی مکہ ہی میں اپنے قتل کی پیشن گوئی سن چکا تھا۔ اس لئے بدر کے موقع پر جنگ میں شریک ہونے سے جان چراتا تھا۔ ابوجہل نے یہ کہکر

اَدْرِکُوْا عِیْرَکُمْ

"اپنے تجارتی قافلہ کی خبر لو (یعنی قافلہ ابی سفیان کی)" لوگوں کو جنگ کے لئے آمادہ کیا اُمیّہ نے پہلو تہی کی۔ ابوجہل نے کہا اے ابو صفوان آپ اس وادی کے سردار ہیں آپ کی پہلو تہی کو دیکھ کر دوسرے لوگ بھی پہلو تہی کریں گے۔ ابوجہل برابر اصرار کرتا رہا۔ اُمیّہ جب مجبور ہوگیا تو یہ کہا کہ خدا کی قسم میں ایک نہایت عمدہ بہادر تیز رو اونٹ خریدونگا تاکہ جب موقع ملے تو راستہ ہی سے واپس آجاؤں۔ اور اپنی بیوی ام صفوان سے جا کر کہا کہ سفر کا سامان تیار کردے۔ ام صفوان نے کہا کیا تمکو اپنے یثربی بھائی کا قول (کہ تم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے ہاتھ سے مارے جاؤ گے) یاد نہیں رہا۔ امیہ نے کہا نہیں خوب یاد ہے۔ میرا ارادہ جانے کا نہیں تھوڑی دور تک ساتھ جاتا ہوں اور پھر موقع پاکر واپس ہوجاؤں گا۔ اسی طرح تمام منزلیں طے کرتا ہوا بدر تک پہنچ گیا۔

جب بدر کے میدان میں آیا تو بلال رضی اللہ عنہ کی نظر پڑی جن کو امیہ مکہ میں گرم پتھروں پر لٹایا کرتا تھا بلال نے اُمیہ کو دیکھتے ہی انصار کو للکارا۔

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ زمانہ جاہلیت سے اُمیّہ کے دوست تھے۔ وہ یہ چاہتے تھے کہ اُمیّہ قتل نہ ہو بلکہ گرفتار اور اسیر ہوجائے (شاید اللہ تعالیٰ اس بہانہ سے اس کو ہدایت نصیب فرمائے۔ اور ہمیشہ کے عذاب سے نجات پاجائے)

عبدالرحمٰن بن عوف کے ہاتھ میں کچھ زرہیں تھیں جو کافروں سے چھینی تھیں۔ ان کو تو زمین پر ڈال دیا اور اُمیہ اور اس کے بیٹے کا ہاتھ پکڑ لیا۔ بلال نے دیکھ کر آواز دی پکڑو کفر کے سردار اُمیہ کو انصار یہ آواز سنتے ہی دوڑے حضرت عبدالرحمٰنؓ اُمیہ کے اوپر لیٹ گئے مگر انصار نے اسی حالت میں پیروں کے نیچے سے تلواریں چلا کر اُمیہ کو قتل کیا۔ جس سے عبدالرحمٰن کے پیر پر زخم آیا اور مدتوں تک اس زخم کا نشان باقی رہا۔

عبدالرحمٰن بن عوف فرمایا کرتے تھے خدا بلال پر رحم فرمائے میری زرہیں بھی گئیں اور میرے قیدی بھی ہاتھ سے گئے۔

سیرت مصطفٰے مولانا محمد ادریس کاندھلوی

فرعون ہذہ الامت۔ ابوجہل

عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں کہ میں بدر کے دن صف میں کھڑا تھا کہ اچانک نظر جو پڑی تو دیکھتا کیا ہوں کہ میرے دائیں بائیں انصار کے دو نوجوان ہیں۔ اس لئے

مجھکو اندیشہ ہوا (کہ لوگ اگر مجھکو دو لڑکوں کے درمیان کھڑا دیکھ کر نہ آگھیریں)

اسی خیال میں تھا کہ ایک نے آہستہ سے کہا اے چچا مجھکو ابوجہل دکھاؤ کہ کونسا ہے میں نے کہا اے میرے بھتیجے ابوجہل کو دیکھ کر کیا کرو گے اس نوجوان نے کہا میں نے اللہ سے یہ عہد کیا ہے کہ اگر ابوجہل کو دیکھ پاؤں تو اس کو قتل کر ڈالوں۔ یا خود مارا جاؤں اس لئے کہ مجھ کو خبر ملی ہے کہ ابوجہل۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سبّ و شتم کرتا ہے۔ قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر اس کو دیکھ پاؤں تو میرا سایہ اس کے سایہ سے جدا نہ ہوگا یہاں تک ہم میں سے جس کی موت پہلے مقدر ہو چکی ہے نہ مر جائے۔

اُن کی یہ گفتگو سن کر دل سے یہ آرزو جاتی رہی کہ کاش میں بجائے دو لڑکوں کے دو مردوں کے مابین ہوتا۔ میں نے اشارہ سے ابوجہل کو بتایا۔ سنتے ہی شکرے اور باز کی طرح ابوجہل پر دوڑے اور اس کا کام تمام کیا۔ یہ دو نوجوان عفراء کے بیٹے معاذ اور معوّذ تھے۔

عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن ابی بکر بن حزم، معاذ بن عمرو بن الجموح سے راوی ہیں کہ میں ابوجہل کی تاک میں تھا جب موقع ملا تو اس زور سے تلوار کا وار کیا کہ ابوجہل کی ٹانگ کٹ گئی۔

ابوجہل کے بیٹے عکرمہ نے (جو فتح مکہ میں مشرف باسلام ہوئے) باپ کی حمایت میں معاذ کے شانہ پر اس زور سے تلوار ماری کہ ہاتھ کٹ گیا لیکن تسمہ لگا رہا ہاتھ بیکار ہو کر لٹک گیا۔ مگر سبحان اللہ معاذ شام تک اسی حالت میں لڑتے رہے۔ جب ہاتھ کے لٹکنے سے تکلیف زیادہ ہونے لگی تو ہاتھ کو قدم کے نیچے دبا کر زور سے کھینچا کہ وہ تسمہ علیحدہ ہو گیا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت تک زندہ رہے۔ مگر معوّذ بن عفراء ابوجہل سے فارغ ہو کر لڑائی میں مشغول ہو گئے یہاں تک کہ جام شہادت نوش فرمایا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

ابوجہل اگرچہ زخمی خوب ہو چکا تھا لیکن زندگی کی رمق ابھی کچھ باقی تھی۔

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا کہ ہے کوئی کہ جو ابوجہل کی خبر لائے۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے جا کر لاشوں میں تلاش کیا دیکھا کہ ابھی ان میں کچھ رمق باقی ہے۔ بخاری کی روایت ہے۔ ابن اسحاق اور حاکم کی روایت میں ہے کہ ابن مسعودؓ نے ابوجہل کی گردن پر پیر رکھ کر کہا۔

اخزاک اللہ یا عدو اللہ

ذلیل اور رسوا کیا تجھکو اللہ نے اے اللہ کے دشمن اور بعد ازاں اس کا سر کاٹا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر لا کر ڈال دیا اور یہ عرض کیا۔

ھذا راس عدو اللہ ابی جہل

یہ سر ہے اللہ کے دشمن ابوجہل کا آپ نے فرمایا

اَللّٰہ الَّذِی لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ

قسم ہے اُس خدا کی جس کے سوا کوئی خدا نہیں کیا ابوجہل ہی کا سر ہے۔

نعم واللہ الذی لا الہ غیرہ

ہاں قسم ہے اُس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں یہ ابوجہل ہی کا سر ہے۔

آپ نے اللہ کا شکر کیا اور تین مرتبہ زبان مبارک سے یہ فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی اعز الاسلام واھلہ

حمد ہے اس ذات پاک کی جس نے اسلام کو اور اسلام والوں کو عزت بخشی۔

بعض روایات میں ہے کہ آپ نے سجدۂ شکر بھی ادا فرمایا۔

اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ آپ نے اس شکریہ میں) ایک دوگانہ پڑھا۔

ایک روایت میں عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ میں ابوجہل کے سینہ پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔ ابوجہل نے آنکھیں کھولیں اور کہا اے بکریوں کے چرانے والے البتہ تو بہت اونچے مقام پر چڑھ بیٹھا ہے۔ میں نے کہا

الحمد للہ الذی مکننی من ذلک

حمد ہے اس ذات پاک کی جس نے مجھ کو یہ قدرت دی پھر کہا کس کو فتح اور غلبہ نصیب ہوا میں نے کہا اللہ اور اس کے رسولؐ کو۔ پھر کہا تیرا کیا ارادہ ہے میں نے کہا تیرا سر قلم کرنے کا کہا اچھا یہ میری تلوار ہے اس سے میرا سر کاٹنا یہ بہت تیز ہے تیری مراد اور دعا کو جلد پورا کرے گی اور دیکھو میرا سر شانوں کے پاس سے کاٹنا تاکہ دیکھنے والوں کی نظروں میں مہیب ہیبت ناک معلوم ہو۔

اور جب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف واپس ہو تو میرا یہ پیغام پہونچا دینا کہ میرے دل میں بہ نسبت گزشتہ کے آج کے دن تمہاری عداوت اور بغض کہیں زیادہ ہے ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ بعد ازاں میں نے اس کا سر قلم کیا اور لیکر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ اللہ کے دشمن ابوجہل کا سر ہے۔ اور اس کا پیام پہونچایا۔ آپ نے اللہ اکبر کہا اور فرمایا کہ یہ میرا اور میری امت کا فرعون تھا جس کا شر اور فتنہ موسیٰ علیہ السلام کے فرعون کے شر اور فتنہ سے کہیں بڑھ کر تھا موسیٰ علیہ السلام کے فرعون نے مرتے وقت تو ایمان کا کلمہ پڑھا مگر اس امت کے فرعون نے مرتے وقت بھی کفر اور تکبر ہی کے کلمات کہے۔ اور ابوجہل کی تلوار ابن مسعودؓ کو عطا فرمائی۔

(جاری ہے)

بقیہ : مولانا رشید احمد گنگوہیؒ

جمعہ جائز ہونے کے فتویٰ کا جواب۔

۱۰- ردالطغیان- کلام مجید کے اوقاف کو اہل حدیث نے بدعت ثابت کیا تھا۔ اس کا جواب

۱۱- احتیاط الظہر- جہاں جمعہ ہوتا ہے۔ وہاں ظہر کی حاجت نہیں۔

۱۲- ہدایۃ المعتدی- قراۃ- فاتحہ خلف امام کے جواب میں

۱۳- سبیل الرشاد- رد عدم تقلید-

آپ کا وصال ۱۳۲۳ھ ۱۱ اگست ۱۹۰۵ء بروز جمعہ بوقت ساڑھے بارہ بجے ہوا اور آپ کو گنگوہ میں دفن کیا گیا

جواب آں غزل

مُردہ ٹیکس

ایک دیہاتی اور مجاور کے درمیان دلچسپ مکالمہ

حافظ محمد حنیف

ایک دیہاتی ربوہ کے "بہشتی مقبرہ" کے پاس سے گزر رہا تھا۔ اور ایک صاحب مقبرے کے مین دروازے کے ساتھ بیٹھے ہوئے کچھ یوں گنگنا رہے تھے۔ کہ

دنیا! تیری ہے دہائی
کوئی میت کیوں نہ آئی
کیسے ہوگا گذارا!
ہائے! کیسے ہوگا، گذارا!

دیہاتی ـــ ان صاحب سے مخاطب ہو کر ـــ آپ کون ہوتے ہیں؟

صاحب ـــ ہم ہیں ـــ بہشتی مقبرہ کے مجاور۔

دیہاتی ـــ کچھ پریشان سے لگتے ہو۔ خیر تو ہے؟

مجاور ـــ بس نہ پوچھو ـــ تین دن ہوگئے کوئی "بہشتی" نہیں آیا۔

دیہاتی ـــ بہشتی کون؟

مجاور ـــ جاہل معلوم ہوتے ہو ـــ ارے! اجڈ کہیں کے ـــ مردہ

دیہاتی ـــ مگر مردہ آنے کا تجھے کیا فائدہ؟

مجاور ـــ پھر وہی جاہلانہ بات ـــ ارے بھوک لگی ہے ـــ بھوک

دیہاتی ـــ تو کیا! مردہ روٹی پکا کر دے گا؟

مجاور ـــ او نہ سمجھا ـــ ارے مردے والے تو کچھ دیں گے کہ نہیں۔

دیہاتی ـــ دیکھئے نا! اب ڈھب پہ آگئی بات پہلے نہ معلوم کس زبان میں بول رہے تھے؟

مجاور ـــ وہ "استعارہ" تھا۔

دیہاتی ـــ "استعارہ" کیا مطلب؟

مجاور ـــ ہمارے نبی! "صاحب استعارہ" تھے۔

دیہاتی ـــ آپ کا نبی! مگر آپ کا نبی کون تھا؟

مجاور ـــ معلوم ہوتا ہے تو کوئی "غیر احمدی" ہے ارے بے وقوف! وہ تھے، مرزا غلام احمد قادیانی ـــ "صاحب استعارہ"

دیہاتی ـــ یہ کون تھا ـــ کہاں کا رہنے والا ـــ اس کا حدود اربعہ؟

مجاور ـــ یہ قادیان 'دارالامان'، ملک ہندوستان کے رہنے والے تھے۔ ان کے باپ کا نام غلام مرتضیٰ اور ماں کا نام چراغ بی بی تھا۔

دیہاتی ـــ مجاور صاحب! کیا یہ نبی تھا؟

مجاور ـــ جی ہاں! نبی بھی، مسیح بھی اور ۔۔۔۔

دیہاتی ـــ مسیح کیسے بن گیا؟

مجاور ـــ استعارہ سے بنے۔

دیہاتی ـــ استعارہ سے کس طرح ـــ میں آپ کا مطلب نہیں سمجھا؟

مجاور ـــ پہلے آپ مریم بنے ـــ آپ کو حمل ٹھہرا دردِ زہ ہوا ـــ پھر قادیان میں ایک کھجور کے تنے کے ساتھ لگ کر جو بڑا زور جو لگایا تو اپنے آپ سے آپ ہی نکل کھڑے ہوئے۔ اس طرح آپ مسیح بن گئے۔

دیہاتی ـــ دایہ کا فرض کس نے انجام دیا؟

مجاور ـــ نورالدین بھیروی نے کیونکہ وہ حکیم بھی تھے

دیہاتی ـــ مگر مسیح کیسے بن گئے۔ ان کا باپ نہیں تھا۔ اس کے باپ کا نام غلام مرتضیٰ تھا۔ مسیح کی ماں کا نام مریم تھا۔ اس کی ماں کا نام "چراغ بی بی" تھا۔

مجاور ـــ استعارے سے "خدا" بھی بن سکتا ہے۔ نبی بھی، "مسیح" بھی، "مہدی" بھی، "کرم خاکی" "انسانوں کی عار" "[illegible]" "جائے نفرت" تک بن سکتا ہے۔

دیہاتی ـــ لاحول ولاقوۃ ۔۔۔۔۔

مجاور ـــ دیکھنا یار ـــ ہمارے نبی، ہمارے مسیح کی توہین نہ کر ـــ کوئی دیکھ یا سن لے گا تو مجھ پر قیامت ٹوٹ پڑے گی ـــ ذریعہ معاش بند ہو جائے گا۔ کیوں میری روزی پہ لات مارتے ہو!

دیہاتی ـــ خوب کہی ـــ مجاور صاحب! ذریعہ معاش کیسے بند ہوگا۔ کچھ روشنی تو ڈالو؟

مجاور ـــ یار! میں اس مقبرے کا مجاور ہوں۔ کبھی تو یہاں مُردوں کی قطاریں لگ جاتی ہیں، ہمیں کھانے پینے اور کھجانے کی بھی فرصت نہیں ملتی، کبھی ایک بھی نہیں آتا۔ آج تین دن ہوگئے۔ انتظار میں آنکھیں پتھرائی جارہی ہیں ـــ بھوک سے برا حال ہے۔ یہی میرا ذریعہ معاش ہے۔

دیہاتی ـــ آپ تو ہر روز یہی دعا کرتے ہوں گے کہ کوئی مرے؟

مجاور ـــ زور کا قہقہہ۔

دیہاتی ـــ اچھا یہ بتاؤ! یہ "بہشتی مقبرہ" کیا ہے اور اس میں کون لوگ دفن ہوتے ہیں؟

مجاور ـــ "بہشتی مقبرے" میں دفن ہونے کیلئے کچھ شرائط ہیں۔ وہ اپنی آمدن کا دس فی صد مرکزی اکاؤنٹ میں جمع کراتے، انصار اللہ، لجنۃ اماء اللہ، تحریک جدید، خدام اور اطفال وغیرہ کے چندے ـــ

ادا کرے۔

دیہاتی —— اگر کوئی واجبات ادا کرتا ہے تو وہ بہشتی ہو جاتا ہے؟

مجاور —— جی ہاں! وہ بہشتی ہو جاتا ہے۔ اور اسے جنت کی ٹکٹ مل جاتی ہے۔

دیہاتی —— اگر کوئی بے عمل — بدکردار ہو تو؟

مجاور —— چندہ ادا کر دے تو کوئی بے عملی، بدکرداری بہشت میں داخل ہونے کے لیے اس کے راستے کا پتھر نہیں بن سکتی۔

دیہاتی —— اگر کوئی چندہ ادا نہ کرے تو؟

مجاور —— یہ بہشتی مقبرے سے باہر جو قبریں نظر آ رہی ہیں یہ ان کے لیے ہیں۔

دیہاتی —— کیا یہ "بہشتی" نہیں؟

مجاور —— بہشتی ہوتے تو چندے ادا کرتے!

دیہاتی —— کیا اس قسم کا مقبرہ قادیان میں تھا؟

مجاور —— بڑے مرزا صاحب نے وہیں سب سے پہلے بہشتی مقبرہ بنایا تھا۔ تقسیم کے بعد ہمارے دوسرے خلیفہ صاحب نے یہاں بنایا۔

دیہاتی —— اب تو آپ کے چوتھے خلیفہ صاحب لندن چلے گئے ہیں۔ سنا ہے وہاں کوئی نیا مرکز بن گیا ہے؟

مجاور —— جی ہاں! پاکستان میں کچھ مستقبل تاریک سا نظر آ رہا ہے اس لیے مرزا طاہر صاحب وہاں چلے گئے اور وہاں مرکز بن گیا ہے۔

دیہاتی —— تو کیا وہاں بھی بہشتی مقبرہ بنے گا؟

مجاور —— جی ہاں! بہشتی مقبرہ ہمارے خلیفہ صاحب کے ساتھ ساتھ چلتا اور بنتا رہتا ہے۔

دیہاتی —— پھر تو! خوب کاروبار چل رہا ہے

اقبالؒ نے معذرت کے ساتھ

بنتے ہیں نکو نام یہ مردوں کی تجارت کر کے

یہ تو جنّیں کے جو ٹل جائیں منم بتھر سے

●● ——

باپ بیٹے کی ملاقات ◇ رازوں کا انکشاف

محمد سعید اظہر بہاولپوری، بنوری ٹاؤن کراچی

بشیر الدین محمود: پدر بزرگوار آج کچھ پوچھنے کی جسارت کر رہا ہوں۔

مرزا: بیٹا تم تو میرے جانشین ہو اور کردار و اطوار میں میرے مثل ہو، تمہیں نہیں بتاؤں گا تو اور کسے بتاؤں گا۔

مرزا محمود: انبیاء راست گوئی اور صدق کے پیکر ہوتے ہیں۔ آپ میں یہ صفت کس قدر ہے؟

مرزا قادیانی: بیٹا ہمارے اندر تو سچائی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ ہمارے سچ کا معیار ہماری پیشگوئیاں ہیں۔ مثلاً محمدی بیگم کے متعلق پیشگوئی، احمد بیگ کے داماد سلطان بیگ کے متعلق پیشگوئی اور پادری آتھم والی پیشگوئی۔

مرزا محمود: انبیاء نفاست پسند ہوتے ہیں کچھ اپنے بارے میں فرمائیں۔

مرزا قادیانی: ہماری نفاست پسندی کے کیا کہنے جب تیل لگاتے ہیں تو تیل سے آلودہ ہاتھ اپنی صدری اور کوٹ پر مل لیتے، جب ہم سونے لگتے ہیں تو سارے کپڑے تکیے کے نیچے رکھ کر خوب ملتے حتیٰ کہ وہ شکن آلود ہو جاتے۔ اور پیشاب اور اسہال کی کثرت نے تو ہماری نفاست کو چار چاند لگا دیے ہیں۔

مرزا محمود: اباجان اپنی عقل مندی اور ذہانت کا کوئی دلچسپ واقعہ سنایئے۔

مرزا قادیانی: بیٹا ہم تو عقل مندی اور ذہانت کے شہسوار ہیں۔ ایک مرتبہ پرائیویٹ طور پر قانون کی کتابیں پڑھیں لیکن ناکام ہو گئے۔ ایک آدمی نے بوٹ لا کر دیے تو ہم بوجہ کثرت ذہانت کے فرق نہیں کر سکتے اور دائیں بوٹ کو بائیں اور بائیں کو دائیں پیر میں پہن لیتے ہیں۔ اور جب ہم گھڑی پر ٹائم دیکھتے ہیں تو عجب منظر ہوتا ہے پہلے ہندسے گنتے ہیں پھر ہاتھ اور زبان سے ان ہندسوں کو حساب کر کے وقت معلوم کر لیتے ہیں۔

مرزا محمود: انبیاء تو شرافت کا نمونہ ہوتے ہیں۔ آپ اپنی شرافت کا اظہار فرمایئے۔

مرزا قادیانی: بیٹا! میری شرافت کی سب سے بڑی دلیل تمہاری سیرت اور تمہارا کریکٹر ہے۔ بالکل مجھ پر گئے ہو۔ ہماری شرافت کا اندازہ (مشتے نمونہ از خروارے) ہماری افیون اور برانڈی کے حلال کرنے سے لگاؤ۔ جب ہم اسٹیشن پر جاتے تو ہماری بیگم بے پردہ گھومتی تو اظہار شرافت کی وجہ سے ہم انہیں نہیں روکتے۔ اور اپنی خادمہ (عورت) سے پیر وغیرہ دبوانا بھی ہماری شرافت پر دال ہے۔

مرزا محمود: خوش کلامی اور نرم گفتاری انبیاء کا شیوہ رہا ہے کچھ اپنے بارے میں بتلایئے۔

مرزا قادیانی: بیٹا! ہمارا سارا کلام ہماری خوش کلامی اور نرم گفتاری پر دلالت کرتا ہے۔ خاص طور پر ہمارا یہ شعر "ان العدا صاروا خنازیر الفلا" الخ۔ کہ ہمارے دشمن جنگلوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ کر ہیں۔ اور ہمارا وہ قول کہ جو ہمارے اقوال نہیں مانتا اُسے والدالحرام بننے کا شوق ہے۔ اور وہ حلال زادہ نہیں۔

مرزا محمود: اباجان! آپ نے حمامۃ البشریٰ میں صفر کو چوتھا مہینہ کہا ہے۔ اس کی تصریح فرما دیں۔

مرزا قادیانی: بیٹا! ملکہ وکٹوریہ کی محبت میں آنکھوں پر ایسا پردہ پڑا ہے۔ دو کے چار نظر آتے ہیں۔

دوسرا بات کو بڑھانا ہمارے شیاطین بجائیوں کا شیوہ ہے۔

مرزا محمود: اپنی ثابت قدمی کے متعلق کچھ گوہر افشانی فرمائیے۔

مرزا قادیانی: ہم نے اپنی موت کے متعلق جو پیشگوئیاں کی ہیں۔ ان سے ہماری ثابت قدمی کی ایک جھلک نظر آتی ہے۔ اس کے علاوہ ہم نے اپنے نسب اور اپنی نسل کے متعلق جو اقوال لکھے ہیں۔ ان سے گرگٹ کی ثابت قدمی کا ریکارڈ بھی ٹوٹ گیا۔

مرزا محمود: اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو جنت کے چالیس پہلوانوں کی طاقت عطا فرمائی تھی آپ کو کس قدر ملی۔

مرزا قادیانی: ہماری صحت اور طاقت کے کیا کہنے، پوری زندگی مراق، دق، سل، کثرت بول، درد سر، مرگی، کم خوابی، تشنج قلب، ذیابیطس، اسہال، عصبی کمزوری، نامردی، سوء حافظہ اور مرض اعصابی میں مبتلا رہے۔

مرزا محمود: مجھ سے غلطیاں اکثر ہوتی رہتی ہیں۔ سے کیا بتاؤں کس قدر کمزوریوں میں ہوں ضعیف
سب جہاں بیزار ہو جاتے جو ہوں بے نقاب،
کہیں آپ کی نبوت پر آنچ نہ آئے ؟

مرزا قادیانی: ہماری نبوت کا تمہاری غلطیوں سے بال بھی بیکا نہیں ہوگا۔ کیونکہ جس نے ہمیں نبوت کے لیے اکسایا وہی تمہیں غلطیوں پر اکساتا ہے۔ لوگ اس شخصیت کو ابلیس کہتے ہیں۔ جب تم پیٹ میں تھے تو تمہاری طرف سے مجھ سے باتیں کرتا تھا۔ تو میں نے اپنی کتابوں میں لکھا کہ تم نے مجھ سے پیٹ میں ہم کلامی کا شرف حاصل کیا۔

وہی شخصیت کبھی ٹیچی ٹیچی کے روپ میں ہماری مدد کرتی ہے۔ تو کبھی حکیم نورالدین کی صورت میں ہمیں مشورے دیتی ہے۔ اگرچہ لوگ اس شخصیت کو ملعون شیطان کہتے ہیں۔

مرزا محمود: ابا جان! کوئی نصیحت فرمائیں۔

مرزا قادیانی: ہمارا وطن انگلستان ہے کیونکہ میں خود ان کا خود کاشتہ پودا ہوں۔ وہاں کے حکمرانوں کی کبھی

مخالفت نہ کرنا۔ بلکہ جب لوگوں کی مخالفت بڑھ جائے تو وہیں پناہ لینا۔

☐☐

بقیہ : خاتم النبیین

پیدا ہو گئی تو درحقیقت اولیائے اللہ اور صحابہ آئینوں کی مانند تھے وہ چمک لیتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی ـــــ نبوت آج بھی آپ کی ہی کام کر رہی ہے۔ کوئی اور نبوت نہیں ہے وہی نبوت ہے جو چل رہی ہے۔ تو حاصل یہ نکلا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقط نبی نہیں بلکہ خاتم النبیین ہیں اور ختم نبوت کے معنی کمالات نبوت کی انتہاء اور تکمیل نبوت کے ہیں۔ تو آپ کی ذات کو لا کر نبوت کے تمام مراتب ختم کر دیے گئے۔

آپ کی سیرت
ختم نبوت میں پوشیدہ ہے

اور نبوت کی دو ہی بنیادیں ہیں۔ ایک کمال علم ایک کمال اخلاق تو علم بھی آپ کا اعلیٰ اور اخلاق بھی اعلیٰ ـــــ علم تو وہ کہ جس کو آپ فرماتے ہیں اوتیت علم الاولین والآخرین،

اگلوں اور پچھلوں کے تمام علوم مجھے عطا کر دیے گئے ہیں۔ میرے سینے میں بھر دیے گئے ہیں جس کو قرآن کریم نے فرمایا ہے۔ وعلمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما....

اے نبی! ہم نے آپ کو ان چیزوں کی تعلیم دی جو آپ پہلے سے نہیں جانتے تھے اور آپ پر اللہ کا فضل عظیم ہے۔

اور اخلاق کے بارے میں فرمایا وانک لعلیٰ خُلُقٍ عظیم، آپ خلق عظیم کے اوپر ہیں جو انتہائی مرتبہ ہے اخلاق کا وہ آپ کو دیا گیا تو جب علم بھی انتہائی اور اخلاق بھی انتہائی بس یہی دو بنیادیں ہیں نبوت کی تو نبوت بھی انتہائی، آپ خاتم النبیین ہیں۔ تو ختم نبوت میں ہی آپ کی سیرت پوشیدہ ہے۔

بقیہ : خبریں

یہ بھی قابل ذکر ہے کہ جمعیۃ علماء برطانیہ کے صدر شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کے خلیفہ مجاز اور مجلس تحفظ ختم نبوت برطانیہ کے سرپرست مولانا محمد یوسف متالا نے ایک سابقہ چھاؤنی جو سات سو کمروں پر مشتمل ہے خریدلی ہے جہاں دینی مدرسہ اور اسلام کا بہت بڑا مرکز قائم کر دیا ہے مولانا محمد آدم نے ایک امریکن کمپنی کا ہوٹل خرید کر اسے مسجد میں تبدیل کر دیا ہے۔ علاوہ ازیں مسلمانوں نے متعدد گرجوں کو خرید کر وہاں مسجدیں بنا دی ہیں جہاں سے تبلیغ اسلام کا سلسلہ پوری شدت سے جاری ہے ختم نبوت کا وفد لندن پہنچنے سے برطانوی قادیانیوں میں زبردست کھلبلی مچی ہوئی ہے۔

بقیہ: خصائل نبوی

تو زیادہ نرم ہو جائے گا۔ میں نے ایسے ہی بچھا دیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کو دریافت فرمایا کہ میرے نیچے رات کو کیا چیز بچھائی تھی۔ میں نے عرض کیا کہ وہی روزمرہ کا بستر و تھا۔ رات کو چوہرا کر دیا تھا۔ کہ زیادہ نرم ہو جائے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو پہلے ہی حال پر رہنے دو اس کی نرمی رات کو مجھے تہجد سے مانع ہوئی۔

فائدہ یعنی تہجد کے لیے آنکھ نہیں کھلی یا معمول کے لحاظ سے دیر سے کھلی کہ نرم بستر پر نیند گہری آتی ہے اور زیادہ آتی ہے۔ اگر کھری چارپائی ہو اول تو نیند ہی غفلت سے نہیں آتی دوسرے آنکھ بھی جلدی ہی کھل جاتی ہے۔

پشاور سے خصوصی رپورٹ

مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

عظیم الشان کنونشن اور کانفرنس

مجلس تحفظ ختم نبوت سرحد پشاور کی صوبائی کونشن کا انعقاد ہوا۔ یہ کونشن مورخہ ۱۴ جولائی ۸۵ء بروز اتوار صبح ۱۰ بجے شروع ہوا۔ کونشن کا انعقاد پاکستان کے مشہور دینی ادارہ مدرسہ مرکزی دارالقرآن محلہ جنگی پشاور کی وسیع جامع مسجد مدنیہ مکہ زئی میں تھا۔ مجلس کے کارکنوں نے مسجد کو خوب سجایا۔ جگہ جگہ جھنڈے لگائے گئے۔ جن پر مختلف نعرے درج تھے۔ بیرون علمائے کرام اور صوبائی کونشن میں شریک ہونے والے مندوبین کے استقبال کے لیے مسجد کے ہر دروازے پر استقبالیہ کمیٹی کے اراکین موجود تھے۔ صوبہ بھر سے تقریباً ۵۰۰ علمائے کرام اس کونشن میں شرکت کے لیے تشریف لائے۔ جن میں صوبہ سرحد کے ہر ضلع سے علمائے کرام اور قراء کرام اور مقامی ضلعی کمیٹیوں کے عہدیدار خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ کئی مقامات سے جلوسوں کی شکل میں بھی علمائے کرام تشریف لائے۔ اس موقع پر مقامی اخبارات کے علاوہ ملک کے دوسرے اخبارات نے خصوصی خبریں شائع کیں۔

کونشن کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ اسٹیج سیکرٹری نے تلاوت کے لیے ملک کے مشہور و معروف قاری اور علم التجوید و قرأت کے عظیم استاد استاذ القراء حضرت مولانا قاری فیاض الرحمٰن علوی کو دعوت دی۔ انہوں نے سورہ احقاف کی تلاوت سے اس کونشن کا آغاز کیا۔ جب کہ کونشن کی صدارت استاذ العلماء حضرت مولانا محمد ایوب جان بنوری شیخ الحدیث دارالعلوم سرحد پشاور نے کی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد حضرت مولانا انوارالحق نور صاحب ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور کو دعوت خطاب دی گئی۔

مولینا انوارالحق نور

مولانا انوارالحق نور صاحب ناظم مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور و رکن مرکزی شوریٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے خطاب

قاری فاروق احمد لاہوری پشاور

کرتے ہوئے اس کونشن کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے کہا کہ جس وقت متحدہ ہندوستان میں انگریز کے خود کاشتہ پودے مرزائیت نے جنم لیا اس وقت سے علمائے حق نے مرزائیت کے کفر و الحاد سے امت کو بچانے کی کوشش شروع کر دی تھی۔ اور اس سلسلہ میں علمائے لدھیانہ، علمائے دیوبند کے علاوہ مولانا محمد حسین بٹالوی، مولانا ثناء اللہ امرتسری، پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کے مرزا غلام احمد کے ساتھ کامیاب معرکے روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔ میدان مناظرہ ہو یا میدان مباہلہ ہر میدان میں مرزا غلام احمد اور اس کے حواریوں کو شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔ عدالت کے کٹہرے سے لے کر تائی کے فیصلوں تک مرزائیوں کی قسمت میں ذلت و خواری ہی لکھی ہے۔ قیام پاکستان کے بعد مسلمانوں کو یقین تھا کہ اب کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے نام پر قائم ہونے والی مملکت میں ختم نبوت کا پرچم بلند ہوگا۔ لیکن افسوس ایسا نہ ہوا اور نہایت افسوس کا مقام ہے کہ وہ ملک جسے ہم نے خاتم النبیین کے صدقے لاکھوں جانوں کا نذرانہ دے کر حاصل کیا تھا جس کے پہلے عہدوں میں بیوروکریسی میں بھی تقسیم کیے گئے۔ اس ملک کا پہلا وزیر خارجہ غیر مسلم ظفر اللہ قادیانی کو بنا کر عقیدہ ختم نبوت اور نظریہ پاکستان سے غداری کی گئی۔ اسی طرح بعض دوسرے عہدے مرزائیوں کو دیے گئے۔ مولانا انوارالحق نور نے اپنی تقریر میں ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ، مولانا ابوالحسناتؒ، مولانا کفایت اللہؒ، مولانا احمد علی لاہوریؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ اور مولانا غلام غوث ہزارویؒ کو بہترین الفاظ میں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت لاہور میں ناموس ختم نبوت پر دس ہزار مسلمانوں نے جام شہادت نوش کیا۔ اس وقت کی حکومت نے ان شہداء کی لاشوں کو ٹرکوں میں بھر کر دریائے راوی کی موجوں کے سپرد کیا اور دریائے راوی کا پیٹ ان شہداء ختم نبوت کا مدفن بنا۔ مولانا انوارالحق نور نے ۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اسمبلی کے اندر مفکر ملت حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ اور مجاہد اسلام مولانا غلام غوث ہزارویؒ رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں علمائے کرام اور دیندار مسلمان ممبران مرزائیت کے خلاف جدوجہد میں مصروف تھے تو اسمبلی سے باہر محدث وقت حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کی قیادت میں شیعہ، سنی، دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث اور مذہبی جماعتوں کے قائدین اور کارکنوں نے ایک سیسہ پلائی دیوار کی طرح متحد و متفق ہو کر کراچی سے پشاور اور پشاور سے بلوچستان تک بیک آواز یک جان ہو کر مرزائیت پر ضرب کاری لگائی۔ اس اتحاد کی بدولت نیشنل اسمبلی نے آئین پاکستان میں ترمیم کر کے مرزائیت کو غیر مسلم اقلیت قرار

دیا۔ مولانا ذاکتی نے کہا کہ ۷۳ء کے آئین کی رو سے قادیانی غیر مسلم ہیں۔ انہوں نے تمام حالات اور واقعات پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ مولانا اسلم قریشی کی شہادت سے لے کر صدارتی آرڈیننس ۲۶ اپریل ۸۴ء تک اور اس کے بعد کے حالات و واقعات کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے شہدائے ساہیوال شہدائے سکھر، شبیر میر پور خاص (سندھ) اور علمائے کرام، وکلاء، دانشوروں کو مرزائیوں کی طرف سے قتل اور ان کے مکانوں کو بموں سے اڑانے کی دھمکیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ آج کا یہ اجتماع بلانا اور سب حضرات کو تکلیف دینے کا مقصد یہ ہے کہ قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی دہشت گردی کے سدباب کے لیے مرکزی مجلس عمل کی ہدایات کی روشنی میں صوبائی سطح پر جدوجہد کی جائے۔

مولینا عبدالستار

حضرت مولانا عبدالستار صاحب امیر مجلس تحفظ ختم نبوت جنوں نے اپنی تقریر کا آغاز اس حدیث سے کیا کہ ظالم بادشاہ کے سامنے کلمۂ حق کہنا بہتر جہاد ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ۲۳ سالہ دور میں صرف ۲۶۰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔ جب نبی کریم دنیا سے پردہ فرما گئے، تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں مسیلمہ کذاب نے دعویٔ نبوت کیا تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان کا مقابلہ کیا۔ مسیلمہ کذاب نے چالیس ہزار ۴۰,۰۰۰ افراد گمراہ کیے۔ جب خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کا مقابلہ کیا تو اس میں ۱۲,۰۰۰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ شہید ہوئے جن میں سے ۷۰۰ صحابہ رضی اللہ عنہ قاری قرآن تھے۔ انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنا مذہب تبدیل کرے اس کو قتل کر دیا جائے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ مرزائیوں کو فی الفور کلیدی اسامیوں سے ہٹایا جائے۔ اگر قادیانیوں نے اپنی مسلمان دشمنی اور وطن دشمن سرگرمیاں بند نہ کیں تو ہم بھی چوڑیاں نہیں پہنے ہوتے۔

حضرت مولانا محمد عمر سجادہ نشین لیشڈی کوتل

حضرت مولانا محمد عمر صاحب مدظلہٗ نے اپنے ایمان افروز خطاب میں موجودہ حکومت کی مرزائیوں سے متعلق غلط اور نرم پالیسیوں پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا ہم مجلس عمل پاکستان اور خصوصاً حضرت

ختم نبوت کے لیے اسلام کسی نرمی کی قطعاً اجازت نہیں دیتا‘

اگر حکومت نے قادیانی مسئلہ کی طرف توجہ نہ دی تو مسلمان ۵۳ء کا کردار ادا کریں گے، پراچہ

مولانا خان محمد صاحب امیر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان و سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کو اپنی اور اپنے مریدین و معتقدین اور تمام قبائل کی طرف سے ہر قسم کے مکمل تعاون کا یقین دلاتے ہیں۔ انہوں نے کہا جب بھی حضرت امیر مرکزیہ مولانا خان محمد صاحب کی طرف سے حکم ہوا تو ختم نبوت پر قربان ہونے کے لیے تمام قبائل مسلمانانِ عالم کے شانہ بشانہ ہوں گے۔ اور کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

حضرت مولانا قاری عبداللہ

حضرت مولانا قاری عبداللہ صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان ہمارا ملک ہے۔ ہمیں اس ملک میں رہنے کا حق حاصل ہے۔ مسئلہ ختم نبوت کی خاطر کسی قسم کی نرمی کی اسلام قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ انہوں نے کہا کہ ۷۳ء کا آئین ایک متفقہ دستاویز ہے جس پر ملک کی تمام سیاسی جماعتیں متحد ہیں۔ اور اسی آئین کے تحت قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ ۷۳ء کے آئین کو فوری طور پر بحال کیا جائے۔ انہوں نے مجلس عمل ختم نبوت کے اکابر کو یقین دلاتے ہوئے کہا کہ جب بھی حکم ہوا تو ہم اس مسئلہ کی خاطر اپنی جانوں کے نذرانے پیش کریں گے۔

قاری عبداللہ نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہم بار بار حکومت سے مطالبہ کر چکے ہیں کہ قادیانیت کے اس فتنہ کو ختم کیا جائے مگر موجودہ حکومت اس سلسلہ میں مخلص نہیں ہے قرار دادیں پاس کر چکے ہیں۔ مگر کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ اور انہوں نے کہا کہ قربانی کا وقت ہے ہم نے ایک دن خدا کے ہاں جانا ہے اس دنیا کو آخر ایک دن چھوڑنا ہے۔ اگر ہماری یہی حالت رہی تو ہم خدا تعالیٰ، رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کو کیا منہ دکھائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے تیار ہیں۔

حضرت مولانا حبیب گل آف ٹل کوہاٹ

مولانا حبیب گل صاحب سابق ایم۔ پی۔ اے سرحد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان اسلامی ملک ہے اور اسے اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا۔ پہلے اس خطے پر انگریز کا قبضہ تھا۔ جب انگریز یہاں سے گیا تو اس نے مسلمانوں کے دین اور ایمان پر ڈاکہ ڈالا اور مسلمانانِ پاکستان کے لیے ایک عظیم فتنہ چھوڑ گیا اور یہاں ہمارے ملکی قائدین نے ظفر اللہ قادیانی کو وزیر خارجہ بنا کر اس پر اعتماد کیا۔ کشمیر اس مرزائی وزیر کی وجہ سے ہمارے ہاتھ سے گیا۔ اور کلیدی آسامیوں پر مرزائی لائے گئے۔ انہوں نے کہا کہ اب مرزائی مسلمانوں کو طرح طرح تکالیف دے رہے ہیں۔ اگر ان کی سرکوبی نہ کی گئی تو یہ مزید دلیر ہو جائیں گے۔ ہم صدر پاکستان سے پوچھتے ہیں کہ مرزائیوں کو سزا کیوں نہیں دی جاتی۔ ان کی سرکوبی کیوں نہیں کی جاتی۔ کلمہ طیبہ اور ایسے ہی دوسرے اسلامی شعائر اور القاب جو صرف مسلمانوں کا حق ہیں۔ مرزائی انہیں کیوں استعمال کر رہے ہیں۔ آخر میں انہوں نے مجلس عمل پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے عقیدۂ ختم نبوت کے لیے ہر قسم کی قربانی کا عہد کیا۔

جاوید ابراہیم پراچہ کوہاٹ

جناب جاوید ابراہیم پراچہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا ہم اس اسلامی ملک میں کسی کو اجنبی لادینی نظریہ کو بڑھنے اور پھلنے پھولنے کی ہرگز اجازت نہیں دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم بار بار مطالبہ کر چکے ہیں کہ قادیانیت کے اس فتنہ کو ختم کیا جائے۔ مگر حکومت کو اس معاملہ میں بالکل پروا نہیں ہے۔ لیکن اتنا ضرور کہوں گا کہ اگر حکومت نے اس مسئلہ پر کوئی توجہ نہ دی تو مسلمان پھر ۵۳ء تحریک کا کردار ادا کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے ایک سازش کے تحت ۲۶ اپریل ۸۴ء کو راولپنڈی میں ہونے

سوالی ختم نبوت کانفرنس سے توجہ ہٹانے کے لیے ایک صدارتی آرڈیننس جاری کیا مگر حکومت نے اس آرڈیننس کو محض کاغذی کارروائی تک محدود رکھا۔ انہوں نے مجلس عمل کو مکمل تعاون کا یقین دلاتے ہوئے کہا کہ ہم انشاءاللہ حضرت مولانا خان محمد امیر مرکزیہ اور دیگر قائدین کی قیادت پر مکمل اعتماد کرتے ہوئے ان کے حکم پر لبیک کہیں گے۔

مولانا ریاض الحسن گنگوہی

کونشن کے سب سے آخری مقرر حضرت مولانا ریاض الحسن گنگوہی، ڈیرہ اسماعیل خان نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرزائیوں نے مسلمانان عالم کے ایمانوں پر ڈاکہ ڈالا ہے۔ اور مرزا بے ایمان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے ان کا محاسبہ کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ ان سے کسی قسم کی نرمی برتنا بھی شرعاً جائز نہیں ہے۔ اس لیے میری گزارش ہے کہ ہمیں متحد ہو کر ان قادیانیوں کے خلاف سرگرم ہونا چاہیے۔ اس لیے حضرت مولانا لطف الحق لقمہ صاحب کی اس تجویز پر فوری عمل کرنا چاہیے کہ صوبائی سطح پر مجلس عمل کی تشکیل ہونی چاہیے۔

حضرت مولانا ریاض الحسن صاحب گنگوہی ڈیرہ اسماعیل خان اور حضرت مولانا احمد جان اور دیگر ایک درجن سے زیادہ مندوبین نے خطاب فرماتے ہوئے مجلس عمل کی تشکیل پر زور دیا۔ اور جس میں اضلاع سے دو دو نمائندوں کا خصوصی اجلاس پنگوہ میں حضرت مولانا محمد ایوب جان بنوری کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں مجلس عمل صوبہ سرحد کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت صوبہ سرحد کی تشکیل

امیر: حضرت مولانا محمد ایوب جان بنوری صاحب شیخ الحدیث و مہتمم دارالعلوم سرحد پشاور۔

نائب امیر اول: حضرت مولانا حبیب گل صاحب آف ٹل۔

" دوم: حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب اہلحدیث۔

سوئم: بریلوی مکتبہ فکر

چہارم: شیعہ مکتبہ فکر، ان دو حضرات کے ناموں کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

ناظم اعلیٰ: حضرت مولانا لطف الحق لقمہ صاحب پشاور۔

ناظم اوّل: حضرت مولانا غلام محمد صادق صاحب چارسدہ

" دوم: حضرت مولانا عبیداللہ صاحب مالاکنڈ ایجنسی۔

" سوم: حضرت مولانا عبدالستار صاحب بنوں۔

" چہارم: صاحبزادہ مولانا محمد عمر صاحب، لنڈی کوتل

ناظم نشر و اشاعت: مولانا قاری فیاض الرحمٰن علوی۔

خازن: مفتی شہاب الدین صاحب پوپلزئی۔

اس کے علاوہ ہر ضلع سے ایک ایک نمائندہ پر مشتمل مجلس شوریٰ کے ارکان کا انتخاب ہوا۔

پشاور: مولانا محمد امین صاحب بجلی گھر

مردان: مولانا حافظ محمد ایوب صاحب

کوہاٹ: مولانا جانات صاحب

> **مرزائیوں نے مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالا ہے ہمیں متحد ہو کر ان کا محاسبہ کرنا چاہیے۔ ریاض الحسن گنگوہی**

مانسہرہ: مولانا عبدالحق صاحب

ایبٹ آباد: مولانا شفیق الرحمان صاحب

کوہستان ہزارہ: مولانا عبدالحق صاحب

کرک: مولانا مرزا جان صاحب

بنوں: مولانا احمد جان صاحب

ڈیرہ اسمٰعیل خان: حاجی مہربان صاحب

سوات: مولانا عبدالرحمٰن

دیر: حافظ حسین احمد صاحب

باجوڑ: مولانا محمد صادق صاحب

کرم ایجنسی: مولانا شیر محمد صاحب

اورکزئی ایجنسی: میاں جلال الدین صاحب

چیئرمین: مولانا مفتی نور اللہ صاحب

قرار دادیں

مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ سرحد کے زیر اہتمام مسلمانان سرحد کا یہ نمائندہ اجتماع مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے قائدین پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتا ہے اور اس عزم کا یقین دلاتا ہے کہ تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں ہم اپنے قائدین کے ہر حکم کی تعمیل کے لیے ہر وقت ہر قسم کی قربانی کے لیے تیار ہیں۔

یہ اجتماع عظیم ملک میں مکمل اسلامی نظام کے نفاذ کا حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ اور مارشل لاء کے اس آٹھ سالہ دور میں اسلامی نظام کے نفاذ میں حکومت کی ناکامی پر شدید احتجاج کرتا ہے۔

یہ عظیم الشان کونشن حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک کے نظریاتی تحفظ کے لیے اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارش کے مطابق کفر و ارتداد کی سزا کے نفاذ کا اعلان کیا جائے۔ مرزائیوں، عیسائیوں اور دیگر لادین عناصر کی ارتدادی مہم پر مکمل پابندی عائد کی جائے۔

یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ شہدائے ختم نبوت مولانا محمد اسلم قریشی، قاری محمد بشیر، اظہر رفیق، شہدائے سکھر، شہید میر پور خاص (سندھ) کے قاتلوں کو سرعام تختہ دار پر لٹکایا جائے۔ اور اس سلسلہ میں مرکزی کردار مرزا طاہر کی گرفتاری عمل میں لائی جائے۔

یہ اجتماع حکومت کی طرف سے صدارتی آرڈیننس پر سست رفتاری بلکہ ختم ہونے کے برابر عمل درآمد پر شدید نفرت کا اظہار کرتا ہے اور اسے حکومت کی کمزوری اور مرزائیوں کی بالادستی قرار دیتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ صدارتی آرڈیننس پر فی الفور مکمل عمل کرایا جائے۔ مرزائی پریس، لٹریچر اور دیگر نشر و اشاعت کے ذرائع پر مکمل پابندی عائد کی جائے۔

یہ اجلاس مرکزی مجلس عمل سے سفارش کرتا ہے کہ مرزائیوں کے خلاف فوری راست اقدام کا فیصلہ کر کے مرزائی معبد خانوں پر قبضہ کرنے کا مسلمانوں کو حکم دے۔

یہ اجلاس تمام ملک میں کمر توڑ مہنگائی، سرعام رشوت ستانی، لوٹ کھسوٹ، بدامنی اور عدم تحفظ کی صورت حال پر

باقی صـ19 پر

آزاد کشمیر کے

قادیانی وکیل کا دوسرا خط اور اس کا جواب

ندیم رانا

آزاد کشمیر کے قادیانی وکیل ایم اے فاروقی صاحب کے پہلے خط کا مفصل جواب قارئین ختم نبوت کی خدمت میں پیش کیا جا چکا ہے قادیانی وکیل نے میرے نام دوسرا خط تحریر کیا جو کہنے کو تو پہلے خط کا جواب تھا لیکن اس میں بجائے جواب دینے کے وکیل صاحب نے نئی نئی باتیں لکھیں۔ راقم نے فوری طور پر ان کے دوسرے خط کا جواب بھی ارسال کر دیا یہ اس کی دوسری قسط ہے۔ .... ندیم

مرزا قادیانی خدائی عذابوں کی گرفت میں

اس کے بعد آپ نے قرآن کریم کی یہ آیت کریمہ وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا لکھ کر یہ تاثر دیا ہے کہ گویا مسلمان اس وجہ سے قتل ہو رہے ہیں کہ انہوں نے قادیانی دجال کو نبی نہیں مانا۔ لیکن کبھی آپ نے اس حقیقت پر بھی غور کر لیا ہوتا کہ آپ کا "نبی مرزا قادیانی خدا کی طرف سے گونا گوں عذابوں میں مبتلا تھا۔ جو شخص اپنی ذات سے خدائی عذابوں کو نہیں ہٹا سکا تو دوسروں پر اس کی وجہ سے کیسے عذاب آسکتے ہیں؟

"مرزا صاحب پر خدائی عذابوں کی فہرست ملاحظہ فرمائیے:

"مرزا صاحب کو دردِ سر، دوران سر، تشنج قلب تھا۔ اور قوت مردمی کالعدم تھی۔" (تریاق القلوب ص 35، ص 36)

اسے میں نیا جیسی ایسا خطرناک "عذاب" تھا کہ مرزا صاحب اندر ہی اندر سے سنگسار ہو رہے تھے۔ دیکھیے اور سنئے۔

مرزا صاحب کو ہسٹریا کے دورے پڑتے تھے مرزا صاحب کہتے ہیں۔

"میں نے دیکھا کوئی کالی کالی چیز میرے سامنے سے اٹھی اور آسمان تک چلی گئی (یہ خدائی عذاب تھا جو آسمان سے آیا اور مرزا صاحب کو ڈرا کر بے ہوش کیا اور واپس چلا گیا۔ راقم) پھر میں چیخ مار کر زمین پر گر گیا۔ اس کے بعد آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہو گئے۔"

(سیرت المہدی حصہ اول ص 13 مرزا بشیر احمد ایم اے)

"مرزا صاحب بول رہے تھے کہ اچانک ابکائی آئی اور خون کی سخت قے ہوئی۔"

(کتاب مذکور ص 80)

"مراق کا مرض حضرت مرزا صاحب کو موروثی نہ تھا۔"

(رسالہ ریویو قادیانی ص 11 اگست 1926ء)

"حضرت مرزا صاحب نے اپنی بیماری میں دق کا بھی ذکر کیا ہے۔"

(حیات احمدیہ دوم ص 79)

"حضرت مرزا صاحب کو سل ہو گئی"

(سیرۃ المہدی ص 92)

"مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی یعنی مراق اور کثرت بول۔"

(ارشاد مرزا تشحیذ الاذہان قادیان جون 1906ء)

"اور بعض اوقات قریب قریب سو سو دفعہ کے دن رات میں پیشاب آتا ہے۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص 201)

"اکثر بیٹھے بیٹھے رنگین ہو جاتی ہے اور زمین پر قدم اچھی طرح نہیں جمتا۔"

(مکتوب احمدیہ ج 5 نمبر 4 ص 88)

"حضرت صاحب کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر، دردِ سر، کمی خواب تشنج دل، بدہضمی، اسہال، کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا صرف ایک

گذشتہ شمارے میں یہ خط حافظ محمد حنیف رانا کے نام سے شائع ہو گیا۔ اسے ندیم رانا پڑھیے۔ ادارہ

کا سبب تھا اور وہ عصبی کمزوری تھا“

(رسالہ ریویو قادیان مئی ۱۹۲۷ء)

دیکھا آپ نے کہ آپ کے مرزا صاحب خدا کے کتنے عذابوں میں مبتلا تھے۔ یہ میں نے مشتے نمونہ فہرست پیش کی ہے اس میں اضافہ بھی ہو سکتا ہے مرزا صاحب نے ان عذابوں سے نجات پانے کے لئے افیون بھی کھائی اور شراب بھی پی۔ آخر میں ایک اور عذاب کو خود مرزا صاحب نے خدا سے مانگا اور وہ تھا ہیضہ جس کی وجہ سے وہ قے اور پاخانے کے ذریعے گر کر مر گیا۔

نہ جا اس کے تحمل پر کہ بے ڈھب ہے گرفت اسکی
ڈرا سکی دیر گیری سے کہ ہے سخت انتقام اس کا

آپ کے اس اعتراض کا اور بھی جواب ہے لیکن میں اس الزامی جواب پر اکتفا کرتا ہوں۔

قادیانی اور پاکستان

آپ نے اپنے خط میں پھر یہ ”گوہر افشانی“ فرمائی ہے کہ:۔

”قادیانیوں نے پاکستانی سیاسی جدوجہد میں مثبت کردار ادا کیا ہے۔“

جناب وکیل صاحب! میں نے آپکے پہلے خط کے جواب میں آنجہانی مرزا محمود کی اکھنڈ بھارت والی پیشگوئی اخبار الفضل کے حوالے سے لکھی تھی اس کے مقابلے میں آپکی بے دلیل بات کا کوئی وزن نہیں ہے۔ البتہ اس وقت ایک بات تحریر کرنا بھول گیا تھا اب تحریر کر رہا ہوں اور وہ یہ کہ:

ربوہ میں مرزا محمود اور اس کی لاشیں امانتاً دفن ہیں اور وہاں ایک کتبے پر لکھا ہوا ہے کہ جب بھی حالات ساز گار ہوں انہیں قادیان منتقل کر دیا جائے“ اگر انہیں قیام پاکستان سے دلچسپی یا پاکستان کی سرزمین سے رتی بھر بھی محبت ہوتی تو یہ کتبہ قطعاً نہ لکھتے۔

اس کے بعد آپ نے مجھ پر یہ الزام لگا دیا کہ میں نے جو حوالے لکھے ہیں وہ سیاق وسباق سے کاٹ کر دیئے ہیں اگر میں نے ایسا کیا ہے تو آپ صحیح حوالے لکھ دیتے۔ چونکہ آپکی بات غلط تھی اس لئے خواہ مخواہ کی الزام تراشی کر کے ٹال گئے ہیں

علامہ اقبال

جہاں تک علامہ اقبال مرحوم کا تعلق ہے۔ میں نے تفصیل سے ان کے نظریات آپ کے سامنے رکھ دیئے تھے لیکن آپکی مزید ضیافت طبع کے لئے ایک حوالہ علامہ صاحب کا اپنا اور ایک حوالہ قادیانیوں کے ”قمر الانبیاء“ مرزا بشیر احمد ایم اے کا آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں علامہ صاحب تحریک قادیانیت کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

”اس کا حاسد خدا کا تصور جس کے پاس دشمنوں کے لئے لاتعداد زلزلے اور بیماریاں ہوں اس کا نبی کے متعلق نجومی کا تخیل اور اس کا روح مسیح کے تسلسل کا عقیدہ وغیرہ یہ تمام چیزیں اپنے اندر یہودیت کے اتنے عناصر رکھتی ہیں گویا یہ تحریک ہی یہودیت کی طرف رجوع ہے۔“

(حرف اقبال ص ۱۵)

اور علامہ اقبال کے بارے میں مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتا ہے:۔

”۱۹۲۰-۱۸۹۱ کے چند سال بعد جب سر اقبال کالج پہنچے تو ان کے خیالات میں تبدیلی آگئی اور انہوں نے اپنے باپ کو بھی سمجھا بجھا کر احمدیت سے منحرف کر دیا۔“

(سیرت المہدی ص ۴۳۹)

علامہ صاحب کے پہلے نظریات خواہ کچھ تھے آخر میں جب قادیانیت کی حقیقت ان پر منکشف ہوئی تو انہوں نے اس پر لعنت بھیج دی۔ غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ سب سے پہلے علامہ اقبال مرحوم ہی نے کیا تھا۔

آپ نے اپنے دوسرے خط میں استخارہ کرنے کا مشورہ دیا ہے۔

استخارے کا ڈھکوسلہ

جناب وکیل صاحب! شریعت میں کوئی مسئلہ نہیں ہے کہ حق و باطل کی پہچان کے لئے استخارہ کرو ــــ کیا اس بات کے لئے استخارہ کیا جائے کہ ”حضور تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی تھے یا نہیں؟ العیاذ باللہ یہ آپ جیسے کسی قادیانی کا ہی عقیدہ ہو سکتا ہے۔ میرا تو ایمان ہے کہ اگر کوئی شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والے شخص سے اس کی نبوت کی دلیل مانگتا ہے تو وہ دلیل مانگنے والا شخص بھی دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ یہی مسلک ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور ہم اس پر سختی سے کاربند ہیں۔

ہم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا سچا اور آخری نبی مانتے ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کو بغیر کسی دلیل کے دجال، کذاب، مرتد اور کافر سمجھتے ہیں۔

مولانا ثناء اللہؒ اور مولانا محمد حسین بٹالویؒ

آپ نے مولانا ثناء اللہؒ اور مولانا محمد حسین بٹالویؒ کے بارے میں لکھا ہے کہ:

”انہوں نے یہ بات تسلیم کی ہے کہ مرزا صاحب نے اسلام کی خدمت کی ہے۔“

اگر آپ کی بات درست ہے تو پھر بتایئے کہ مرزا صاحب نے ان دونوں کو گالیاں کیوں دی تھیں مثلاً مرزا صاحب نے کہا۔

”کیونکہ یہ (مولانا ثناء اللہ امرتسری و مولانا محمد حسین بٹالویؒ) جھوٹے ہیں اور کتوں کی طرح کا مردار کھا رہے ہیں۔“

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۲۵)

”اس جگہ (الہام مرزا) فرعون سے مراد شیخ محمد حسین بٹالوی ہے۔“

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵)

”اور حضرت بٹالوی صاحب اول درجے کے کاذب دجال اور رئیس المتکبرین ہیں“

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۰۱)

"چرایں دجال (مولانا ثناء اللہ) بہ قادیانی آمد۔" (مواہب الرحمٰن صفحہ ۱۰۹)

علاوہ ازیں اعجاز احمدی میں مرزا صاحب نے مولانا ثناء اللہ امرتسری کا نام لے کر ان پر دس بار لعنت کی ہے اور ایک جگہ انہیں بھیڑیا کہا ہے — یہ گالیاں میں نے مشت نمونہ از خروارے تحریر کی ہیں۔ اگر تمام گالیاں تحریر کروں تو مرزا قادیانی یا وہ گوئی، بدزبانی، فحش کلامی میں عالمی چیمپئن نظر آئے گا اور یقیناً مرزا صاحب سے پہلے اور بعد میں ان جیسا بدزبان کوئی نہیں تھا۔

بہر حال یہ بات تسلیم کرنی پڑے گی کہ جب تک مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تھا اس وقت تک مولانا ثناء اللہ امرتسری مرحوم اور مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم کو مرزا قادیانی سے اور مرزا قادیانی کو ان سے کوئی اختلاف نہیں تھا۔ جب مرزا نبوت کا دعویٰ کر کے مرتد ہو گیا تو انہوں نے مرزا قادیانی کے وہ بخیے ادھیڑے کہ مرزا قادیانی کے پاس سوائے گالیوں اور بدزبانی کے کوئی جواب نہیں تھا۔

یہ لکھنے کے بعد آپ نے کہا ہے کہ:

"ثناء اللہ کا پریس امرتسر میں لوٹا — لڑکا دیکھ ہوا — دبے کسی کی حالت میں سرگودھا میں مرا جبکہ مرزا کا پوتا اپنی جماعت کا خلیفہ ہے۔"

آپ میرے پہلے خط کا وہ حصہ جو مولانا ثناء اللہ امرتسری مرحوم سے متعلق ہے پھر پڑھیں۔ میں نے وہاں آپ کے "نبی" مرزا قادیانی کی یہ دعا یا بددعا لکھی تھی:

"اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچے میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا ... مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر الزام لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان (مولانا ثناء اللہ) کو نابود کر — مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے۔"

مرزا جی کی یہ بددعا مولانا ثناء اللہ کے متعلق ہے۔ نہ پریس کا ذکر ہے نہ ان کے لڑکے کا جو انسانی نفس قادیانیوں کی شرارت ہو سکتی ہے۔ اس میں صاف صاف لکھا ہے جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں طاعون و ہیضہ یا امراض مہلکہ سے نابود ہو گا۔ چونکہ مرزا قادیانی جھوٹا تھا اس لیے پہلے مرا اور ہیضہ سے مرا۔ بقول شاعر

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
کذب میں سچا تھا پہلے مر گیا
جا بجا ہے

بقیہ: عیسائیت کیا ہے

(۴) قرآن کریم کی حفاظت موعود ہے اس سے مراد قرآن کے الفاظ اور معنی محفوظ ہونا مراد ہے۔ اور معناً یہ حدیث کے بغیر محفوظ نہیں رہ سکتا۔ الذکر کے نام سے اس کی حفاظت کا وعدہ کیا گیا ہے۔ سو یہ اسی صورت میں ہے کہ معنوی حیثیت سے بھی یہ محفوظ ہو۔

۵ تین آیات کے معنی کا تعین

تبیاناً لکل شیئ (پ ۱۴، النحل)

ما فرطنا فی الکتاب (پ ۷، الانعام آیت ۳۸)

ولقد یسرنا القرآن للذکر (پ ۲۷ القمر)

کل کے معنی کے لیے یہ آیات بھی سامنے رکھیں۔

۱۔ وکتبنا لہ فی الالواح من کل شیئ موعظۃ و تفصیلاً لکل شیئ پ۹ الاعراف آیت ۱۴۵۔ اکل استغراقی نہیں اضافی ہے۔

۲۔ انی وجدت امراۃ اوتیت من کل شیئ پ۱۹ آیت۔ آیت ۱۴۵۔ آیت یسرنا القرآن مذکر میں ترغیب و ترہیب اور انذار و تبشیر کے مضامین مراد ہیں۔

۶ مقام حدیث

حدیث میں الہامی خبر کے شواہد اخبار غیبیہ میں جو نبی حضور نے بعض آئندہ ہونے والے واقعات کی خبریں دیں اور یہ واقعات بالکل اسی طرح سے پیش آئے جیسے فرمایا "کل ابوجہل کی لاش اس جگہ پڑی ہو گی" یہ خبر قرآن مجید میں تو موجود نہیں اور یہ بات اپنی جگہ صحیح ہے کہ حضور غیب جانتے تھے۔ سوال یہ ہے کہ حضور کو اس غیبی بات پر اطلاع کیسے ہوئی۔ سو اس یقین سے چارہ نہیں کہ آپ پر قرآن کریم کے علاوہ بھی وحی اترتی تھی۔ وہ وحی غیر متلو تھی۔ اخبار الحدیث ..... میں اس کے کئی شواہد پیش کیے گئے ہیں۔

قرآن کریم کی داخلی شہادت

۱۔ واذ اسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا ..... عن انباک ھذا قال نبانی العلیم الخبیر پ ۲۸ التحریم۔

نبانی العلیم الخبیر میں جس وحی کا خبر دی گئی ہے وہ وحی کہاں ہے۔ یہ جس وحی کی حکایت ہے وہ محکی عنہ کہاں ہے۔ حکایت اور محکی عنہ میں تغایر ضروری ہے۔

۲۔ ما قطعتم من لینۃ او ترکتموھا قائمۃ علی اصولھا فباذن اللہ (پ الحشر آیت ۵) یہاں جس اذن الٰہی کی حکایت ہے وہ اذن الٰہی کہاں ہے؟ قرآن میں تو نہیں۔ معلوم ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کریم کے علاوہ بھی اذن الٰہی اترتے تھے۔

قرآن کریم کی ترتیب میں تبدیلی

ترتیب رسول ترتیب نزولی سے مختلف ہے۔ یہ تبدیلی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم الٰہی سے کی یا اپنی رائے سے۔ جو اپنی رائے سے کی تو اس آیت کے خلاف ہے۔

ایت بقرآن غیر ھذا او بدلہ قل ما یکون لی ان ابدلہ من تلقاء نفسی ان اتبع الا ما یوحیٰ الی اور اگر خدا کی وحی سے کی تو وہ وحی قرآن میں کہاں ہے؟ معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی غیر متلو بھی آتی تھی۔ اور وہ قرآن کریم کے علاوہ تھی۔

بقیہ: سرحد کونشن

خدیہ احتجاج کرتا ہے۔

یہ اجلاس گورنمنٹ پنجاب سے پرزور الفاظ میں مطالبہ کرتا ہے کہ مرزائی گڑھ ربوہ کا نام تبدیل کر کے صدیق آباد رکھا جائے نیز ربوہ کی لیز کو ختم کر کے وہاں مسلمان افراد کو ان کے مالکانہ حقوق دیے جائیں۔

جناب علامہ خالد محمود صاحب انگلینڈ

گزشتہ سے پیوستہ

عیسائیت کیا ہے؟

کفر کی پرانی اور نئی راہیں

قرون وسطیٰ میں کفر عقائد کی راہ سے آتا تھا۔ اور عقائد کی راہ سے ہی شکست کھاتا تھا۔ اس دور کے مذہبی مباحث سب عقائد کے گرد گھومتے تھے۔ لیکن موجودہ دور میں کفر و الحاد مختلف تہذیبی راہوں سے آ رہا ہے۔ سو اس دور میں اسلام کے تہذیبی پہلو اس انداز سے سامنے لانے چاہئیں کہ یورپ کے تہذیبی پہلو انسانی نگاہوں میں دب کر رہ جائیں۔

یورپ کی موجودہ تہذیبی حرکت میں

۱۔ بوڑھوں کی کوئی زندگی نہیں
۲۔ بوڑھے والدین کی کوئی ذمہ داری اولاد پر نہیں آتی۔
۳۔ بالغ اولاد پر والدین کا کوئی حکم نہیں چلتا
۴۔ یورپی سوسائٹی میں صاف اور غیر صاف کا تصور تو موجود ہے پاک اور ناپاک کا کوئی تصور نہیں۔
۵۔ حلال و حرام کا کوئی تصور نہیں۔
۶۔ عورت کو یہ حق حاصل ہے کہ جس وقت چاہے مرد کو طلاق دے دے اور مرد پر عدت ہے کہ وہ اس مدت میں کہیں اور نکاح نہیں کر سکتا۔
۷۔ عورت کو ضرورت سے زیادہ آزادی

یورپ کے ان تہذیبی پہلوؤں کا اسلام کے تہذیبی پہلوؤں سے مقابلہ کیا جائے تو جو کفر و الحاد اس وقت تہذیب یورپ کی راہوں سے آ رہا ہے اس کے آگے بند باندھے جا سکتے ہیں۔

اسلام نہ علم و فن کی ترقی میں حائل ہے نہ سائنس کی ترقی میں !

تہذیب جدید کے داعیوں نے پرانے اسلام کے خلاف سوء ظنی پھیلانے کے لیے اسلام اور مسلمان علماء پر یہ تہمت لگا رکھی ہے کہ وہ علوم و فنون کی موجودہ ترقی کے خلاف ہیں۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ علماء صرف اس بات کے داعی ہیں کہ انسانی عقل کی حد جہاں ختم ہوتی ہے اس کے آگے نبوت اور اسے رد کر دینا انسانیت کے لیے کسی طرح زیبا نہیں۔

کیا انبیائے سابقین کی تعلیم میں علم کے دو ماخذ تھے

ہاں:۔ آسمانی کتاب اور علم آثار۔ پ۲۶ الاحقاف

ایتونی بکتب من قبل ھذا او اثرۃ من علم، او اثرۃ من علم کا معنی ہے الروایۃ عن الانبیاء (جامع بیان العلم لابن عبد البر المالکی ج۲)

۲۔ ہر رسول اپنی جگہ واجب الاطاعت ہوا ہے۔ وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ پ جس نے رسول کی اطاعت کی وہ اللہ کی اطاعت کریگا۔ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ پ۵۔

دیکھنے کے لیے دو روشنیاں لازمی ہیں

۱۔ آنکھوں کی بینائی اور باہر فضا کی روشنی دسورج کی ہو یا بجلی کی) ایک اندر کی روشنی ایک باہر کی۔ دین کے لیے بھی دو روشنیاں ہیں۔ ایک قرآن اور دوسری حدیث۔ قرآن حدیث کی روشنی میں سمجھا جا سکتا ہے۔

(۲) حدیث کی ضرورت۔ بدوں اس کے منجملہ ذیل آیات پر عمل نہیں ہو سکتا۔

اقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ

ویطوفوا بالبیت العتیق پ۱۷ حج آیت ۲۹

فانکحوا ما طاب لکم (پ۴)

(۳) قرآن اور بیان قرآن دو چیزیں ہیں:۔

۱۔ ان علینا جمعہ وقرآنہ ... ثم ان علینا بیانہ۔ پ۲۹ القیٰمۃ آیت ۱۹

۲۔ وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیھم پ ما نزل الیھم ایک چیز ہے اور اس کا بیان یا تبیین دوسری چیز ہے۔

۳۔ یتلوا علیھم اٰیٰتک ... ویعلمھم الکتاب والحکمۃ۔ پ۱ آیت ۱۲۹ تلاوت آیات قرآن کریم پڑھانا ہے۔ اور تعلیم کتاب و حکمت ایک دوسری

۴۔ الرحمٰن علم القرآن خلق الانسان علمہ البیان۔ پ۲۷ انسان سے حضور مراد ہوں کہ بیان قرآن ایک دوسری چیز ہے۔

۵۔ تعالوا الیٰ ما انزل واليٰ الرسول پ۵ (مائدہ آیت ۱۰۴) ما انزل اللہ قرآن ہے۔ اور رسول کے پاس آنا اس کے بیان کے لیے ہے۔

یا حتی ۱۹ ہر

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی

رحمۃ اللہ علیہ

مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی ۶ ذیقعد ۱۲۴۴ھ بروز دوشنبہ بوقت چاشت مقام گنگوہ ضلع سہارنپور اترپردیش بھارت میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام ہدایت احمد اور والدہ محترمہ کا نام سماۃ کریم النساء تھا۔ آپ ماں باپ دونوں سلسلوں سے شیخ زادہ انصاری یعنی حضرت ابو ایوب انصاری کی نسل سے تھے۔ آپ کے والد ماجد کا جب انتقال ہوا اس وقت آپ کی عمر صرف سات سال تھی اس لئے آپ کی پرورش آپ کے جد بزرگوار قاضی پیر بخش نے کی۔

بچپن ہی سے آپ خدا ترس، رحمدل، عابد خوش خلق، متین و سنجیدہ، باحیا، صابر اور مستقل مزاج تھے۔ آپ کے سب سے پہلے استاد میاں جی قطب بخش گنگوہی تھے۔ جو آپ کے ننھیال کی طرف سے قریبی رشتہ دار تھے۔ فارسی اپنے بھلے ماموں مولوی تقی صاحب سے پڑھی۔ سترہ سال کی عمر میں عربی اور دینی علوم کی تحصیل کے لئے دہلی تشریف لے گئے۔ اس وقت دہلی میں علماء شیوخ کا مجمع تھا۔ مولانا محمد یعقوب صاحب اور مولانا محمد اسحاق صاحب مکہ مکرمہ تشریف لے جا چکے تھے آپ نے پہلے قاضی احمد دین سے سبق لینا شروع کیا۔ بعد میں استاد العصر مولانا مملوک علی سے علم حاصل کیا۔ مولانا محمد قاسم نانوتوی مولانا رشید احمد گنگوہی اور مولانا محمد یعقوب بن مولانا مملوک علی تینوں ہم درس تھے۔ مولانا رشید احمد گنگوہی اپنے ہم عمروں اور ہم سبقوں میں ممتاز رہے۔ آپ کی ذہانت اور خداداد صلاحیت کے باعث سب استاد آپ پر نظر عنایت و شفقت رکھتے تھے۔ اگر کسی عذر کے باعث آپ درس میں تشریف نہ لاتے تو استاد دریافت حال کے لئے آپ کی قیام گاہ پر جاتے اور اگر بیمار ہوتے تو عیادت فرماتے۔ چار سال دہلی میں رہ کر آپ نے علوم درسیہ کی تکمیل کی۔ علوم عقلیہ میں آپ کے استاد مفتی صدرالدین آزردہ تھے اور حدیث شریف آپ نے شاہ عبدالغنی سے پڑھی تھی۔

خداداد ذہانت، علم حاصل کرنے کا شوق، محنت اور شفیق اساتذہ کی توجہ کی وجہ سے اکیس سال کی عمر میں آپ کا شمار جید علماء میں ہونے لگا۔ بڑے بڑے علماء جو آپ سے عمر میں بڑے تھے آپ کی قابلیت اور علمیت کے قائل ہو گئے۔ تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد دہلی سے گنگوہ تشریف لے گئے وہاں آپ نے دینی تعلیم اور تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا۔ گنگوہ میں آپ کے سب سے پہلے شاگرد سید مومن علی شاہ صاحب تھے آپ سے متعدد طلباء نے اکتساب فیض کیا۔ آپ اپنے شاگردوں کے ساتھ شفقت کا برتاؤ کرتے تھے طلباء اگر مکرر پوچھتے یا بے جا سوالات کرتے یا اپنی غلطی پر ناحق اصرار کرتے تو آپ ہرگز چیں بہ جبیں نہ ہوتے آپ کے علم و ذہانت کا چرچا جگہ جگہ ہو رہا تھا آپ کی تحریریں، تقریریں، مناظرے، بحث و مباحثے آپ کی علمیت کا ثبوت دے رہے تھے۔ اس وقت آپ کو ایک رہبر رہنما اور روحانی استاد کی ضرورت محسوس ہوئی۔ بڑے بڑے علماء آپ کو اپنے حلقہ معتقدین حلقہ مریدین میں شامل کرنے کی تمنا رکھتے تھے۔ مگر آپ کی طبیعت کسی سے مناسبت نہ رکھتی تھی۔ آپ کے ہم سبق مولانا محمد قاسم نانوتوی، حضرت حاجی امداد اللہ صاحب کے کمالات اور خوبیاں اکثر آپ کو سنایا کرتے تھے۔ آپ بھی حاجی صاحب سے ملاقات کرنے کے لئے بے چین رہتے تھے۔ چنانچہ حاجی صاحب سے آپ کی پانچ ملاقاتیں ہوئیں۔

ایک مرتبہ مولانا رشید احمد صاحب مسجد میں بیٹھے ہوئے لکھنے میں مصروف تھے۔ کہ یکایک ایک بزرگ آپ کے پاس آ کر کھڑے ہو گئے اور جب آپ کو پتہ چلا تو فوراً کھڑے ہوئے اور بولے حضرت کا کیا نام ہے۔ جواب ملا امداد اللہ آپ حاجی صاحب کی وجاہت اور شفقت سے بے انتہا متاثر ہوئے ایک ملاقات آپ سے پھر ہوئی۔ حاجی صاحب نے پوچھا کیسے آنا ہوا جواب دیا فلاں صاحب سے مناظرہ کیلئے آیا ہوں حاجی صاحب نے کہا بابا ایسا نہ کرنا میاں وہ تو ہمارے بزرگ ہیں

اور بڑے ہیں۔ اس کے بعد مناظرے کا قصد ترک کر دیا۔ بعد میں مولانا رشید احمد نے حاجی صاحب سے بیعت ہونے کی درخواست کی۔ حضرت حاجی صاحب نے حافظ محمد ضامن صاحب کے توسط سے آپ کو بیعت کر لیا۔ حضرت حاجی صاحب کی خاص توجہ کی وجہ سے حضرت امام ربانی بہت جلد سلوک کی منازل طے کرتے ہوئے بلند مقام پر پہنچ گئے۔ اور آپ نے رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری رکھا۔ اور بہت ہی جلد بے شمار طالبین حق آپ کے زمرۂ مریدین میں شامل ہو گئے جس طرح حضرت حاجی امداد اللہ صاحب کے دست مبارک پر علماء میں سے سب سے پہلے بیعت حضرت رشید احمد صاحب نے کی تھی اسی طرح حضرت مولانا رشید احمد صاحب کے دست مبارک پر علماء عصر میں سے اول مولانا خلیل احمد صاحب نے بیعت کی۔ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب اپنے مرید حضرت رشید احمد گنگوہی پر بہت ناز کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حاجی صاحب نے فرمایا کہ اگر حق تعالیٰ دریافت فرماتے گا کہ امداد اللہ کیا لے کر آئے ہو تو میں مولوی رشید احمد صاحب اور مولوی محمد قاسم کو پیش کر دوں گا۔

مولانا رشید احمد گنگوہی کی روحانی اولاد کا شمار نہیں کیا جا سکتا تین سو سے زائد علماء، حدیث و دینیات پڑھ کر منتشر ہوئے اور درس و تدریس میں مشغول رہ کر مسلمانان ہند کو فیض یاب کرتے رہے آپ کے خاص خاص خلفاء حسب ذیل تھے۔

۱۔ مولانا مولوی خلیل احمد صاحب مدرس اول مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور
۲۔ حضرت مولانا محمود حسن صاحب مدرس اول مدرسہ عالیہ دیوبند۔
۳۔ حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب رائے پوری
۴۔ حضرت مولانا صدیق احمد صاحب۔
۵۔ حضرت مولانا محمد روشن خاں صاحب
۶۔ حضرت مولانا محمد صدیق صاحب مہاجر مدنی
۷۔ حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی
۸۔ حضرت مولانا اسحاق صاحب نہٹوروی۔
۹۔ حضرت مولانا محمد صالح صاحب۔
۱۰۔ حضرت مولانا قدرت اللہ صاحب۔
۱۱۔ مولانا عبد الصمد صاحب۔
۱۲۔ مولانا حکیم محمد صدیق صاحب۔

اس کے علاوہ آپ کے اور بھی خلفاء تھے۔

جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کی ناکامی کے بعد انگریزوں نے مسلمانوں اور خاص طور پر علماء پر سخت وحشیانہ مظالم ڈھانے شروع کر دیے جو ہاتھ آیا اس کو پکڑ لیا یا شہید کر دیا حضرت حافظ محمد ضامن صاحب جہاد شاملی میں شہید ہوئے۔ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب روپوش ہو کر مکہ مکرمہ چلے گئے تھے۔ اسی سلسلے میں مولانا رشید احمد بھی ۱۲۷۵ھ سے اختتام یا ۱۲۷۶ھ کے شروع میں رام پور میں حکیم ضیاء الدین صاحب کے مکان سے گرفتار کر لیے گئے۔ چونکہ آپ نے گرفتاری اور حاکم کے حکم کی تعمیل میں کوئی تامل نہ کیا تھا۔ اس لئے آپ کو کوئی اذیت نہ ہوئی۔ تین چار دن کے بعد آپ کو مظفر نگر کی جیل میں منتقل کر دیا گیا تھا جہاں چھ ماہ جیل خانے میں رہے۔ اس کے بعد آپ کی رہائی ہوئی مولانا رشید احمد حافظ قرآن بھی تھے اور حکیم حاذق بھی۔ حالانکہ آپ نے طب نہیں پڑھی تھی۔ لیکن اپنی ذہانت اور ذکاوت سے طب کی کتابیں پڑھ پڑھ کر ہزاروں بیماروں کا علاج کیا اور وہ صحت مند ہوئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ میں شفا عنایت کی تھی۔ اس لئے گنگوہ میں آپ کے حجرے میں جہاں مطب کا بھی کام ہوتا تھا، بھیڑ لگی رہتی تھی۔

مولانا رشید احمد نے اٹھتر سال سات ماہ تین دن کی عمر پائی تھی۔ اس میں ۲۱ سال کی عمر تک علم حاصل کرتے رہے۔ اور بعد میں ساری عمر تبلیغ دین۔ رشد و ہدایت اور رد شرک و بدعت کی رد تمام میں گزار دی آپ کی روزمرہ زندگی کے معمولات پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا سارا وقت عبادت اصلاح خاص و عام تبلیغ دین اور درس و تدریس میں گزرتا تھا۔ عبادت میں جملہ مستحبات و آداب کا لحاظ رکھنا آپ کی خاص عادت تھی۔ نماز آپ خود پڑھاتے۔ جب مولانا محمد یعقوب صاحب تشریف لاتے تو آپ ان کو عزتاً مصلے پر کھڑا کرتے اور خود اقتدا فرماتے۔ آپ کے اندر بے انتہا تحمل تھا۔ آپ اپنے نفس کی وجہ سے کبھی غصہ نہ ہوتے۔ البتہ آپ کو خلاف شرع کام پر بہت غصہ آتا تھا۔ بے ضرورت کوئی کلام نہ کرتے آپ کی مجلس شریف میں کسی کی ہجو یا غیبت نہ ہوتی تھی۔ آپ ہر وقت باوضو رہتے تھے۔ خوشبو سے آپ کو بہت محبت تھی۔ ہر قسم کا عطر استعمال کرتے تھے۔ حق تعالیٰ کا خوف آپ پر اس قدر غالب تھا کہ آپ ہر وقت مغموم و محزون نظر آتے تھے کھلکھلا کر ہنسنے کی عادت آپ میں بالکل نہ تھی۔ کبھی کبھی خفیف تبسم فرماتے تھے۔

آپ کی تصانیف حسب ذیل ہیں۔

۱۔ تصفیۃ القلوب۔ حضرت حاجی صاحب کی تصنیف ضیاء القلوب کا اردو ترجمہ۔
۲۔ امداد السلوک۔ تصوف کے رسالہ مکیہ کا ترجمہ جو اوائل عمر میں بہ ارشاد حضرت حافظ ضامن صاحب ہوا۔
۳۔ ہدایۃ الشیعہ۔ ہادی علی شیعی لکھنوی کے اعتراضات کے جوابات۔
۴۔ زبدۃ المناسک۔ حج کے متعلق عام مسائل
۵۔ لطائف رشیدیہ۔ چند آیات قرآنی کے نکات اور پردہ مروجہ کا حدیث سے ثبوت
۶۔ فتاویٰ میلاد و عرس وغیرہ۔
۷۔ رسالہ تراویح۔ بیس رکعت تراویح کا احادیث سے ثبوت۔
۸۔ تطوف دانیہ۔ محلہ کی مسجد میں جماعت ثانیہ کی کراہیت کا ثبوت۔
۹۔ جمعہ فی القریٰ اہل حدیث کے گاؤں میں

باقی صفحہ ۱۰ پر

ختم نبوت

وہ وقت بیت گیا جب قادیانی اپنے اثر و رسوخ سے مسلمانوں کو مرعوب کرتے تھے متین چوہدری

چوہدری نعمت علی شہید کی پہلی برسی ، مجلس عمل ساہیوال کے راہنماؤں کا خطاب ؛

چیچا وطنی (رپ ر) گذشتہ سال رمضان المبارک میں چک نمبر 9/۳۲ میں قادیانیوں کی غنڈہ گردی کا شکار ہونے والے زمیندار چوہدری نعمت علی شہید کی پہلی برسی چک کی جامع مسجد میں نہایت جوش و خروش اور پورے تزک و احتشام کے ساتھ منائی گئی اس موقع پر منعقدہ جلسہ کی دو نشستیں ہوئیں پہلی نشست میں مولانا ارشاد احمد خاں نے خطاب کیا جبکہ دوسری نشست میں

باقی اگلے صفحہ پر

کیا شاہنواز بھٹو کی موت کے پس پردہ قادیانی ہاتھ تو کارفرما نہیں ؟

اسرائیل کے تربیت یافتہ قادیانی کمانڈوز اور کارندے پوری دنیا میں موجود ہیں، وہ بھٹو کے قادیانیوں کیخلاف فیصلے کا بدلہ اسکی اولاد سے بھی لینگے

قادیانی صدر پاکستان کے خلاف بھی افواہیں پھیلا رہے ہیں ؛

کراچی (وقائع نگار خصوصی) سابق وزیر اعظم ، ذوالفقار علی مرحوم کے چھوٹے صاحبزادے شاہنواز بھٹو فرانس کے ایک ساحلی شہر میں واقع اپنے فلیٹ میں مردہ پائے گئے۔ تحقیقاتی رپورٹ ابھی تک منظر عام پر نہیں آئی تاہم ان خدشات کا اظہار ہوا ہے۔ کہ مرنے کے بعد ان کا جسم نیلا پڑ گیا تھا جو زہر کی علامت ہے۔ جب مسٹر بھٹو کو عدالت سے موت کی سزا ہوئی تو اس وقت قادیانیوں نے اپنے گرو گھنٹال مسٹر غلام احمد قادیانی کی ایک پیشگوئی جس میں نام ، جگہ ، زمانہ اور وقت کا تعین نہیں تھا ، دسیتاب پیمانے پر تقسیم کی تھی۔ اس کے الفاظ یہ تھے : "کلب یموت علی الکلب" کہ "کتا کتے کی موت مر گیا ، اگرچہ اس کا صحیح اطلاق خود مسٹر قادیانی کے بیٹے مرزا محمود پر ہوا تھا کیونکہ روایات کے مطابق مرزا محمود کو مرنے سے پہلے ایک کمرے میں مقید کرکے عوام کی نظروں سے اوجھل کر دیا گیا تھا اور اس کے کمرے میں خاندانی افراد کے سوا کسی کو اندر گھسنے کی اجازت نہیں تھی کیونکہ وہ مذکورہ پیشگوئی کے عین مطابق صورت حال سے دوچار تھا لیکن قادیانیوں نے اپنے خلاف سابقہ حکومت کے فیصلے پر نفرت کا اظہار کرتے ہوئے اسے مسٹر بھٹو پر چسپاں کر دیا جب سے موجودہ صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق صاحب نے قادیانیوں سے متعلق آرڈیننس جاری کیا ہے۔ تو وہ صدر پاکستان کے خلاف بھی غلط افواہیں اور من گھڑت شوشے چھوڑ رہے ہیں۔ بھٹو اور ان کے خاندان سے قادیانیوں کی دشمنی واضح ہے۔ ان کے خلاف جذبہ انتقام سرد نہیں پڑا اور شاہنواز بھٹو کو زہر وغیرہ دیکر ہلاک کرنے میں بھی وہی جذبہ انتقام کار فرما معلوم ہوتا ہے۔ ہمارے سامنے مولانا محمد اسلم قریشی کی مثال موجود ہے۔ مولانا کو اس لئے اغوا کرکے شہید کیا گیا کہ انہوں نے دائل نیلی ربوہ کے ایک فرد مسٹر غلام احمد قادیانی کے پوتے اور مشہور سامراجی دلال مسٹر ایم ایم احمد پر قاتلانہ حملہ کیا تھا۔ انہوں نے اس کی سزائے قید بھی بھگت لی لیکن مرزائیوں نے مولانا کو اغوا کرکے ہی اس کا انتقام لیا۔ بعد ازاں یہ بات

قادیانی اور سانپ

کراچی (ختم نبوت رپورٹ) اخباری اطلاعات کے مطابق ضلع تھرپارکر میں سانپوں کی بہت زیادہ بہتات ہے جن کے کاٹنے سے متعدد افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ اور بہت سے مویشی بھی مر چکے ہیں بتایا جاتا ہے۔ تھرپارکر کے سانپ زہریلے ہوتے ہیں۔ بعض تبصرہ نگاروں نے اس خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ تھرپارکر میں سانپوں کے علاوہ قادیانی بھی سانپوں کی طرح رینگتے پھرتے ہیں۔ جس طرح سانپ انسانی جان کا دشمن ہے۔ اس طرح قادیانی ایمان کا دشمن ہے۔

بھی ریکارڈ پر موجود ہے۔ کہ قادیانی کمانڈر نے مولانا اسلم قریشی کے صاحبزادے سے راہ و رسم پیدا کرکے اسے بھی اپنے جذبہ انتقام کی بھینٹ چڑھانا چاہتے تھے۔ اسی طرح قادیانی سابقہ حکومت کے قادیانیوں کے خلاف فیصلے کا انتقام بھٹو خاندان اور ان کی اولاد سے بھی لینا چاہتے ہیں۔ بھٹو خاندان کو انتقام کا نشانہ بنانے کے بعد وہ اپنے گرو گھنٹال کی ماورائی اور نجومیوں کی طرح کی کوئی گول مول پیشگوئی ڈھونڈ کر بھٹو خاندان اور ان کی اولاد پر چسپاں کر دیں گے۔ مثلاً مرزا قادیانی کی ایک پیشگوئی ہے "زندگیوں کا خاتمہ" (البشریٰ ج ۲) کن کی زندگیوں کا خاتمہ کوئی پتہ نہیں لیکن بلکہ عین ممکن ہے۔ اسے ہی چسپاں کر دیا جائے اور پھر لکھتے پھریں کہ دیکھو بھٹو نے ایک "مامور من اللہ" اور "خدا کے فرستادہ" کے خلاف فیصلہ دیا اس کی نسل مٹ گئی۔ بہرحال شاہنواز بھٹو کی موت میں قادیانی سازش کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا جہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ قادیانیوں کے اسرائیل سے تربیت یافتہ کمانڈر زاور کارندے پوری دنیا خاص طور پر فرانس، برطانیہ اور امریکہ میں کام کر رہے ہیں۔

قادیانی دشمن دین

اور دشمن پاکستان ہیں

گوجرانوالہ (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے راہنماؤں مولانا محمد ظفر اقبال قریشی امیر اور مولانا سید اسرار الحق شاہ صاحب ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ نے سکھر کی جامع مسجد میں قادیانیوں کی غنڈہ گردی اور دو مسلمانوں کی شہادت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔ مسجد میں بم پھینکنا اور پرامن فضا کو کشیدہ کرنا قادیانی دہشت گردی اور ملک دشمنی کی بدترین مثال ہے۔ ان رہنماؤں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ غنڈہ عناصر کے خلاف فوری کارروائی کرکے ان کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ مجلس ایک عرصہ سے حکومت کو مرزا طاہر اور دیگر قادیانی سرگرمیوں سے اپنے اخبارات اور دیگر رسائل سے مطلع کر رہا ہے۔ مگر حکومت ٹس سے مس نہیں ہو رہی۔ قادیانی دشمن دین اور دشمن پاکستان ہیں ان کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے۔

سکھر کے حادثہ عظیم پر مجلس کے دیگر عہدیداران قاری سید محمود شاہ، قاضی شمس الرحمٰن صاحب، مولانا عبد الوہاب صاحب، مولانا غلام دین، مولانا عبد القیوم، مولانا نواب حسین شاہ صاحبان نے بھی گہرے رنج و غم کا اظہار کیا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ مجرموں کو فوری طور پر سزا دی جائے۔

لودھراں میں ختم نبوت یوتھ فورس

کا قیام

لودھراں (نمائندہ ختم نبوت) لودھراں شہر میں یوتھ فورس ختم نبوت کا قیام عمل میں لایا گیا جس کے کنوینر جناب عبد المجید ندیم صاحب ہیں ان کے ساتھ جناب رانا محمد یاسین صاحب بھی شامل ہیں یوتھ فورس ختم نبوت لودھراں شہر میں کھلاڑی نوجوانوں کو ختم نبوت کے موضوع پر تعلیم دے گی اور مرزائیت کی تردید کرے گی۔

جمعیت اہلحدیث کے رہنما مولانا عبد الرشید راشد، عبد المتین چوہدری ایڈووکیٹ، مولانا غلام محی الدین صدیقی، عبد اللطیف خالد چیمہ، عبد الجبار فانی اور منظور احمد چوہدری نے خطاب کرتے ہوئے شہید ختم نبوت کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔ جمعیت اہلحدیث کے مرکزی رہنما اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ساہیوال کے سینئر نائب صدر مولانا عبد الرشید راشد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرزائی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں ان کے ساتھ کسی قسم کا نرم رویہ اسلامی تشخص کے خلاف ہے۔ مولانا عبد الرشید راشد نے اعلان کیا کہ جمعیت اہلحدیث مجلس عمل کے تمام فیصلوں کی روشنی میں کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کرے گی۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ساہیوال کے جنرل سیکرٹری عبد المتین، چوہدری ایڈووکیٹ نے اپنی تقریر میں کہا کہ وہ وقت بیت گیا۔ جب قادیانی اپنے وسائل اور اثر و رسوخ کے بل بوتے پر عام لوگوں کو مرعوب اور دینی حلقوں کو پریشان کرتے تھے انہوں نے اعلان کیا کہ ختم نبوت کے سلسلے میں تمام مقدمات کیلئے وکلاء کا ایک سیل قائم کر دیا گیا ہے۔ جو ضلع ساہیوال میں تحریک ختم نبوت کے سلسلے میں تمام مقدمات کی بلا معاوضہ پیروی کرے گا۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت چیچہ وطنی کے جنرل سیکرٹری عبد اللطیف خالد چیمہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ شہداء ختم نبوت کا خون بے گناہی رنگ لا رہا ہے۔ اور چوہدری نعمت علی قاری بشیر احمد اور اظہر رفیق کے سفاک قاتل اپنے انجام کو پہنچ کر رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ تحریک ختم نبوت کا قافلہ رک نہیں سکتا۔ اور نہ ہی ہم مصلحتوں کا شکار ہو کر اپنے موقف میں کوئی نرمی پیدا کریں گے۔ جلسہ میں ضلع بھر سے ختم نبوت کے کارکنوں نے بھاری تعداد میں شرکت کی بعد نماز عصر کارکنوں کا قافلہ چوہدری نعمت علی شہید کے صاحبزادے چوہدری اصغر علی کی رہائش گاہ پر گیا۔ جہاں کارکنوں نے ختم نبوت کے تحفظ کیلئے بڑی سے بڑی قربانی دینے کے عزم کا اعادہ کیا اور چوہدری نعمت علی شہید کو خراج تحسین پیش کیا اس جلسہ میں متعدد قراردادیں بھی منظور کی گئیں جن میں مطالبہ کیا گیا کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارش کے مطابق مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔ مولانا اسلم قریشی کیس کی تفتیش ملٹری انٹیلی جینس کے سپرد کی جائے۔ مولانا اللہ یار ارشد کیس کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے نواحی چک نمبر ۳۶ میں قادیانیوں کی عبادت گاہ پر از سر نو کلمہ طیبہ لکھنے والے افراد کے خلاف آرڈیننس کے تحت فوری کارروائی کی جائے

مجلس تحفظ ختم نبوت بستی کراڑی نون ضلع بھکر

کا اجلاس اور مجاہدین کی تشکیل

ڈیرہ اسماعیل خان (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام کراڑی نون ضلع بھکر کا اجلاس حضرت

مولانا حافظ غلام احمد صاحب کی صدارت میں منعقد کیا گیا۔ اجلاس میں ڈیرہ اسماعیل خان کے مولانا اللہ بخش خطیب جامع مسجد بخاری تھوڑا سیال مہمان خصوصی تھے۔ اجلاس میں سکھر کی تاریخی جامع مسجد منزل گاہ پر مرزائیوں کی جارحانہ کاروائی دستی بموں سے حملہ کر کے دو مسلمانوں کو شہید اور گیارہ کو شدید زخمی کر دینے کے اندوہناک واقعہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے۔ اسکو حکومت کی جانب سے نرمی اور غفلت کا نتیجہ قرار دیتا ہے۔ انہوں نے حکومت وقت سے مطالبہ کیا کہ اس گھناؤنی سازش اور غنڈہ گردی میں ملوث قادیانیوں کو بے نقاب کرکے فی الفور سر عام پھانسی دے کر کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ ورنہ مسلمانان پاکستان اس جارحیت کا خود محاسبہ کریں گے۔ اجلاس میں حضرت شیخ المشائخ خواجہ مولانا خان محمد صاحب مدظلہ، امیر مرکزیہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کو یقین دلایا گیا کہ حضرت الامیر کے ہر حکم پر اس علاقہ کے مجاہدین اور پروانہ شمع رسالت ہر وقت ہر قسم کی قربانی دینے کیلئے تیار ہیں۔ اور اس علاقہ کے مجاہدین حضرت کے دورہ کے شدت سے منتظر ہیں۔ حسب ذیل مجاہدین ختم نبوت کی تشکیل کی گئی۔ رضا محمد ٹھیکیدار سوہانہ، مولانا حافظ غلام احمد صاحب سالار، حافظ محمد حیات قاضی، ملک سردار غلام سرور ترن، ملک اللہ وسایا سوہانہ، مجاہد ختم نبوت محمد مشتاق سوہانہ، غلام نبی ٹھیکیدار سوہانہ، حاجی غلام حسن عرف لدھا، محمد رمضان عرف جوٹے، حافظ محمد حسین سوہانہ، لدھا خان سبز کوٹ عشر کمیٹی، ملک جہانگیر ترن، اللہ بخش میراثی ٹھیکیدار۔

قادیانیوں کی تیار کردہ مشروبات فروخت نہ کی جائیں

کنری (نمائندہ ختم نبوت) کنری میں ختم نبوت یوتھ فورس نے بعد نماز جامع مسجد بخاری سے ایک پر امن جلوس نکالا جلوس میں شریک لوگوں نے شہر کے تمام کولڈ کارنرز کے مالکان سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کے تیار کردہ مشروبات کا مکمل طور پر بائیکاٹ کیا جائے اور ان کی مشروبات کو شہر میں فروخت نہ کیا جائے۔ بعد ازاں جلوس کے شرکاء شہر کے ہوٹلوں کے مالکان کے پاس گئے اور ان سے مطالبہ کہ قادیانیوں کے کھانے پینے کے برتن علیحدہ کئے جائیں اور ان کو مسلمانوں کے برتن میں کھانا نہ دیا جائے۔

قادیانی جماعت اب روس کی آلہ کار بن کر پاکستان میں خانہ جنگی کی کیفیت پیدا کر رہی ہے

مجلس تحفظ ختم نبوت کی وجہ سے ان کو غیر مسلم سازشی ٹولے کے طور پر پہچانا جانے لگا ہے: اللہ وسایا

کوئٹہ (نمائندہ ختم نبوت) آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے رابطہ سیکرٹری مولانا اللہ وسایا نے یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ قادیانی تحریک برطانوی سامراج کا ایک خود کاشتہ پودا ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں ہمیشہ اس تحریک نے سامراجی طاقتوں کے مفاد کے لئے کام کیا ہے۔ افغانستان میں پیدا شدہ نئی صورتحال اور پاکستانی سرحدوں پر منڈلاتے ہوئے خطرات کے پیش نظر قادیانی جماعت اب روس کی آلہ کار بن کر پاکستان میں خانہ جنگی کی کیفیت پیدا کر رہی ہے۔ مولانا نے کہا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مشترکہ خالص مذہبی پلیٹ فارم پر امت مسلمہ کے تمام مکاتب فکر نے ہمیشہ قادیانیت کا احتساب ایک دینی فریضہ سمجھ کر سرانجام دیا ہے۔ اب تحریک ختم نبوت کی صدائے بازگشت ممبر و محراب، قومی اسمبلی، سپریم کورٹ، جنرل ضیاء الحق، افریقہ، امریکہ، غرضیکہ چار دانگ عالم میں سنائی دے رہی ہے۔ پوری دنیا میں قادیانیت کا دائرہ تنگ کر دیا گیا ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کی وجہ سے اب تمام دنیا میں ان کو ایک غیر مسلم سازشی ٹولہ کے طور پر جانا پہچانا جاتا ہے۔ مولانا نے کہا کہ ان حالات میں قادیانیوں کی ملک و اسلام دشمن سازشی سرگرمیاں آئین پاکستان کی خلاف ورزی کر کے اشتعال انگیزی کرنا اور اس پر مستزاد یہ کہ ساہیوال، سکھر میں مسلمانوں کو شہید و زخمی کرنا۔ مولانا اسلم قریشی کا اغوا۔ ربوہ میں مولانا ارشد پر قاتلانہ حملہ۔ میر پور میں ایک مسلمان کا قتل۔ پشاور میں علماء کرام کو اغواء و قتل کی دھمکیاں دینا۔ ملک عزیز پاکستان کے خلاف مرزا طاہر کا بیرون ملک بیٹھ کر ہرزہ سرائی کرنا یہ واقعات قادیانیوں کی ملک دشمنی اور قانون شکنی کی کھلی ہوئی جارحانہ ذہنیت کا نتیجہ ہیں۔ جس کا سدباب حکومت پاکستان اور پوری پاکستانی قوم کا مشترکہ فرض ہے اگر خدانخواستہ اس کا فوری تدارک نہ کیا گیا تو اندیشہ ہے کہ ملک کہیں خانہ جنگی کا شکار ہو کر کسی بڑے حادثہ سے دوچار نہ ہو جائے۔

قادیانی افسروں نے مولانا اسلم قریشی کے اغوا کے مقدمہ کو خراب کیا ہے۔ مولانا خان محمد

مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر مولانا خان محمد نے کہا ہے، کہ قادیانی افسران نے مولانا محمد اسلم قریشی کے اغوا کے مقدمہ کو اپنے اثر و رسوخ کے ذریعے خراب کیا ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ آج تک نہ تو کسی قادیانی کو اس مقدمہ میں شامل تفتیش کیا گیا ہے اور نہ ہی اس اس سلسلہ میں کوئی مثبت پیش رفت ہو سکی ہے۔ وہ گزشتہ روز ربوہ سے چناب ایکسپریس کے ذریعے سکھر جاتے ہوئے ٹوبہ ٹیک سنگھ ریلوے سٹیشن پر اخباری نمائندوں سے گفتگو کر رہے تھے۔

ضلع ساہیوال میں قادیانیوں سے متعلق آرڈیننس پر عملدرآمد کرلیا جائے

چیچہ وطنی (رپورٹر) مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے جنرل سیکرٹری عبداللطیف خالد چیمہ نے ربوہ کے میٹنگ سنٹروں سے مرزا طاہر کی لندن سے آمدہ اشتعال انگیز سینکڑوں کیسٹ پکڑنے پر ربوہ کی انتظامیہ کے اس اقدام کو سراہا ہے۔ آج یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ صدارتی آرڈیننس کی روشنی میں ملک بھر میں تقسیم ہونے والی مرزا طاہر کی کیسٹوں اور قادیانیوں کے ملک دشمن لٹریچر کو فوراً ضبط کیا جائے اور ان کارروائیوں میں ملوث قادیانیوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے خالد چیمہ نے کہا کہ صدارتی آرڈیننس پر عمل درآمد کرانا انتظامیہ کی اپنی ذمہ داری ہے

مجلس تحفظ ختم نبوت کے چار رکنی وفد نے لندن پہنچتے ہی قادیانیوں کا محاسبہ شروع کر دیا

وفد نے متعدد تبلیغی جلسوں اور خصوصی مجلسوں سے خطاب کیا

برطانیہ میں مقیم قادیانیوں کے تنخواہ دار کارندوں میں کھلبلی مچی ہوئی ہے

لندن (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا چار رکنی وفد برطانیہ پہنچ گیا ہے وفد میں مشہور ادیب و محقق مولانا محمد یوسف لدھیانوی، ہفت روزہ ختم نبوت کراچی کے مدیر عبدالرحمٰن یعقوب باوا، خاکسار ختم نبوت مولانا منظور احمد الحسینی اور مولانا اللہ وسایا مرکزی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، شامل ہیں وفد کے پروگرام میں پاکستانی عوام کے خلاف قادیانیوں کی طرف سے پھیلائے جانے والے گمراہ کن پروپیگنڈہ کے ازالے کے علاوہ قادیانی جماعت کا مکمل احتساب شامل ہے وفد نے پہنچتے ہی متعدد مقامات پر منعقدہ تبلیغی جلسوں سے خطاب کیا اور بتایا کہ صلیبی جنگوں میں شکستوں کے بعد قادیانی جماعت کو امام الانبیاء محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت اور عالم اسلام کے مسلمانوں کے خلاف جاسوسی کا فریضہ انجام دینے کے لئے انگریزوں نے کھڑا کیا تھا جس کا ثبوت قادیانی جماعت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں سے ملتا ہے مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں کا سیٹ علماء کا وفد اپنے ہمراہ لے کر گیا ہے وفد کے علماء نے مرزائیوں کی اصل کتابوں سے وہاں کے مسلمانوں کو حوالے دکھائے اور بتایا کہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہ ہے کہ انگریز کی اطاعت کی جائے اور انگریز کے خلاف جہاد حرام ہے۔ ایک کتاب تریاق القلوب میں مرزا قادیانی نے صاف لکھا ہے کہ میں انگریز کا خود کاشتہ پودا ہوں برطانیہ میں مقیم مسلمانوں کو جب مرزائیوں کی اصل کتابوں سے حوالے دکھائے گئے تو وہ بہت حیران ہوئے اور ان خیالات کا اظہار کیا کہ یہاں قادیانی جماعت کے کارندے اور ان کا پیشوا مرزا طاہر بیٹھ کر اسلام کا بہت بڑا مبلغ ظاہر کر رہے ہیں مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا وفد برطانیہ کے تفصیلی دورے کے دوران علماء، طلباء اور پڑھے لکھے نوجوانوں کیلئے مختلف مقامات پر تربیتی کورسوں کا بھی انتظام کر رہا ہے۔ جن میں ان کو قادیانیت کے حقیقی خدوخال سے آگاہ کرے گا۔ برطانیہ کے تفصیلی دورے کے بعد وفد عرب ملکوں کے دورے پر روانہ ہو جائے گا۔ یہاں یہ بات

باقی صفحہ ۔۔ پر

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا

جب سے مرزا طاہر احمد قادیانی پاکستان سے فرار کرکے لندن آیا۔ پاکستان کے قادیانی بزرجمہروں نے پروپیگنڈہ کی مشینری تیز کر دی ہے یوں معلوم ہوتا تھا کہ مرزا طاہر لندن کیا گئے برطانیہ فتح کر لیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے وفد مولانا محمد یوسف لدھیانوی، جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا مدیر ہفت روزہ ختم نبوت کراچی، مولانا منظور احمد الحسینی کے ہمراہ یہاں حاضری کی قدرت نے توفیق بخشی۔ پاکستان کے علماء اجلاس کے وفود سے مرزائیت پر کیا اوس پڑ گئی، کس طرح وہ خوف و ہراس کا شکار ہوئے۔ اس کی تفصیلات سے قطع نظر، ان کے بلند بانگ دعاوی کہ ٹل فورڈ میں ۲۵ ایکڑ زمین خریدی۔ زمین کیا خریدی گویا آسمان سر پہ اٹھا لیا۔ یہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ ان کا زمین خریدنا اتنا اہم نہیں جتنا وہ پاکستان کے عوام کو مرعوب کرنے کے لئے اہم بتا رہے ہیں۔ اس لئے کہ یہاں حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب کے خلیفہ مجاز جمعیۃ علماء برطانیہ کے صدر اور مجلس تحفظ ختم نبوت برطانیہ کے سرپرست مولانا محمد یوسف متالا نے فوج کی ایک سابقہ چھاؤنی کو جو سات سو کمروں پر مشتمل ہے، دینی مدرسہ کے لئے نہ صرف خریدی بلکہ اس میں مدرسہ بھی قائم کر دیا ہے۔ بری کے علاقہ میں انہی کا ایک مدرسہ ہے جس میں ۱۶، ۱۵ ممالک کے غیر ملکی طلباء تین سو کے قریب پڑھتے ہیں۔ اسی طرح لیسٹر میں ایک امریکی کمپنی کا ہوٹل خرید کر اسے مسجد میں مولانا محمد آدم نے تبدیل کر دیا۔ اسی قسم کے بیسیوں واقعات ہیں کہ ایک ایک عالم دین نے یہاں اتنا بڑا کام کیا ہے۔ جو پوری مرزائی امت مل کر سرانجام نہیں دے سکتی۔ کئی گرجوں کو خرید کر مسجدوں میں تبدیل کیا گیا۔ ایک اسکول کی ۱۰۰ ایکڑ زمین خرید کر مرزائیوں نے کوئی ایسا کارنامہ سرانجام نہیں دیا جس سے کہ وہ تاثر دیں کہ برطانیہ فتح ہو گیا۔

اگر واقعتاً یہ کوئی کارنامہ ہے تو بھی مرزائی اس پر فخر نہیں کر سکتے۔ کیونکہ برطانیہ ان کے روحانی آباؤ اجداد کا وطن ہے مبارکباد کے مستحق تو وہ علماء ہیں، جنہوں نے دیار غیر میں کر دکھانے کارنامے سرانجام دیئے۔ جس پر حیرت ہوتی ہے اور رشک آتا ہے۔ اسلامیان پاکستان، مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی یورپ میں کامیاب تبلیغی مساعی و قادیانیت کے تعاقب میں کارہائے نمایاں کی تفصیل سن کر یقیناً خوش ہوں گے۔ اس وقت اسلامیان پاکستان کو ایک خوشخبری سنانا چاہتا ہوں کہ برطانیہ میں رہنے والے مسلمان قادیانیت سے نفرت کرنے میں کسی طرح بھی پاکستانی مسلمانوں سے پیچھے نہیں وہ ان کو ایک فتنہ سمجھتے ہیں۔ سامراج کے جاسوس، اسلام کے، پاکستان کے دشمن کے طور پر مرزائیت کی یہاں جان پہچان ہے۔ وہ مرزائیت کی طرح رنگ بدلیں، مگر وہ کسی بھی مسلمان کے ایمان کو ڈگمگا نہ سکیں گے۔ کیونکہ مسلمان جانتے ہیں کہ یہ فتنہ امت مسلمہ کا دشمن اور حضور علیہ السلام کا باغی فتنہ ہے۔

مولانا اللہ وسایا ۔ لندن

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

صافی
خون صاف کرنے کی قدرتی دوا
ہمدرد دواخانہ (وقف) پاکستان
SAFI
صافی
صاف اور صحت بخش خون ہی
انسان کی اچھی صحت کا ضامن ہوتا ہے۔
خون میں فاسد مادوں کی پیدائش سے پھوڑے پھنسیاں،
خارش، دانے اور مہاسے وغیرہ جسم پر نمودار ہونے لگتے ہیں۔
ہمدرد کی صافی خون کو صاف اور صحت مند رکھتی ہے۔
صافی کا باقاعدہ استعمال جلدی بیماریوں
سے محفوظ رہنے اور خون کی صفائی کا مفید ذریعہ ہے۔
جڑی بوٹیوں سے تیار شدہ
صافی
سے خون بھی صاف
جلد بھی صاف
ہمدرد
ہم خدمت خلق کرتے ہیں
ادارہ اخلاق
بدزبانی ذہن کا سرطان ہے
Adarts HSF-1/82

WEEKLY KHATME-NUBBUWAT KARACHI
Registered S. No. 3220

زیر سرپرستی
حضرت مولانا علامہ
احمد میاں حمادی
خطیب جامع مسجد ختم نبوت
ٹنڈو آدم
و رکن مرکزی شوریٰ
مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم
کے زیر اہتمام عظیم الشان
ختم نبوت
کانفرنس

بمقام
چھتری چوک
ٹنڈو آدم

زیر صدارت حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

بتاریخ
۹ اگست ۱۹۸۵ء
بروز
جمعۃ المبارک

اسمائے گرامی علماء کرام

حضرت مولانا علامہ عبدالقادر روپڑی، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرؤف
حضرت مولانا مفتی محمد حسین قادری صدر مجلس عمل سکھر، حضرت مولانا
محمد لقمان علی پوری، جناب محمد اکبر ساقی، علامہ مولانا علی غضنفر کراروی
علامہ مولانا عبدالرحیم اشعر، مولانا قاضی اللہ یار ارشد، علامہ مولانا
اللہ وسایا، مولانا جمال اللہ الحسینی، حضرت مولانا محمد مراد سکھر۔
مولانا بشیر احمد سکھر، مولانا نذیر احمد بلوچ حیدرآباد۔

شعراء: شاعر ختم نبوت سید امین گیلانی، سید سلمان گیلانی، صوفی احمد بخش چشتی

دن کی نشست مرکزی جامع مسجد ختم نبوت ٹنڈو آدم میں ہوگی۔

اراکین مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم سندھ